

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



سُبْحَانَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

مکرہ ہو تو میں پس یہ پہچان اگرچہ ہم ایمان فرصت تھا لیکن بنظر نفع اور فلاح مسلمین کے قصد
 کردہ اس کے نکلنے کا ہو اور اس کو اوپر ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ کے وایات صحیحہ سے ترتیب کیا
 مقدمہ میں بیان وفادہ ہو اتباع احکام خدا اور رسول کا اور بیان ہر تقویٰ اور شریعت کا اور بڑی اچھا اور
 جاننے لگنا ہو مگر اور ایک باب میں حقوق خاوند کو کہ بیوی بہن اور دوست کے باب میں حقوق بیوی کے
 کہ خاوند پر بہن اور اسی ضمن میں شادی غمی کی ہری سہین وغیرہ مذکور ہیں اور خاتمہ میں ایک خطبہ ہے
 شہید اور پیرانہ دہشت صحیحہ اور نافہ کے اور اس کا نام تحفۃ الزوہدین رکھا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس کو
 و توالیہ عمل اپنا کرے تا فلاح دارین حاصل ہو اللہم و ففہنا الصالحہ کا عمال و عہدہ بیانیہ
 و جہنمنا عن الفواحش و کا نام مستعار ہے جانا چاہیے ہر مسلمان مرد و عورت کو کہ ہر روز پڑھے
 فرمانبرداری کرے اللہ اور رسول کی اور دوست رحمہ اللہ و رسول کو اور لوگ کے احکام کو اور بچے لگے تو
 اور اچھا اور بیکانہ جائے لگنا ہو مگر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و
 اطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فمنہ الی اللہ و الرسول
 ان کنتم فی شئ منون باللہ و الیوم الاخر ذلک خیر و احسن تاویلا لہ یعنی ایمان اور فرمانبرداری
 کہ اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور اؤفی کہ صاحب حکم کے ہیں تم میں سو یعنی حاکم اور علما
 اور خاوند وغیرہم بشرطیکہ خلاف شرع حکم نہ کریں پس اگر خلاف کرو تم کسی چیز میں تو پیرو تم اس کو
 طرف اللہ کے یعنی کتاب و سنت کی اور طرف رسول و اس کو کے یعنی اؤفی زندگیانی میں اور بعد اؤفی کو اؤفی
 کہ اگر ایمان رکھتے ہو تم ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کو یہ بہتر ہے اور بہت خوب ہے ازروماں کار کے اور فرمایا
 قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ یعنی کہ جو محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو
 تو پیروی کرو میری دوست رکھیگا تم کو اللہ تعالیٰ اور فرمایا فلا و ربک کا کیوں منون حتیٰ تکونوا
 فیما تشبون بکم ثم لا یحبکم وافی انفسہم حرجا فما قضیت و یسلموا سلیما

یعنی قسم تیرے رب کی نہیں ہوسن ہو میں کو لوگ یہاں تک کہ حکم دین تک پہنچاؤں اوس چیز کے کہ اختلاف کریں
 آپس میں پیر نہ پاویں اپنی دلوں میں تنگی اوس چیز سے کہ حکم کرے تو اور تابعدار ہوں تیرے حکم کے تابعدار ہونا
 اور فرمایا ہر وہ من یطیع اللہ والرسول کافوا لیک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و
 الصلحیین والشہداء والصلحیین یعنی اوجو کہ فرمان برداری کرتے ہیں اللہ کی اور
 رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اون کی ہو گئے کہ انعام کیا ہر اللہ نے اون پر کہ وہ نبی ہیں اور صدیق اور شہدا اور
 صالحین اور فرمایا ہر وہ من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اوجو کوئی اطاعت کرتا ہے
 رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی اور فرمایا ہر من یطی اللہ والرسول
 کو تسوی یوم الہ آخرت یعنی دن قیامت کی دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر نہیں اور انہوں نے اوس
 نافرمانی کی ہر رسول کی کیہ برابر کیا و ساتھ اون کی زمین یعنی ہوجاویں مٹی مانند زمین کے بسبب نبوت
 ہوں و سدن کو جیسے کہ اور آئین ہر ویقول الکافر لیکبتنی کنت ترابا یعنی کیا کافر کا
 کا شکی ہو جائیں مٹی اتنی اور فرمایا ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون الجنة
 الا من ابی قبل ومن ابی قال من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقلۃ ابی یعنی
 اوست یہی افضل ہر کی جنت میں اگر جس نے انکار کیا عرض کیا گیا کہ کسی انکار کیا فرمایا کہ جس نے اطاعت کی
 یہی افضل ہوا جنت میں اور جسے نافرمانی کی یہی پس تحقیق انکار کیا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم نے تا بیو من احد کجی کون ہو اہ تبعاء لک جنت یہ یعنی نہیں پورا ہوں
 ہوتا ایک تمہارا یہاں تک کہ ہوں خواہش کسی تابع واسطو اوس چیز کے کہ لایا میں اوس کو یعنی میں سلام
 شریف اور روایت ہر اس پر کہ کہا کہما بحکمو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا نبی ان قلنا
 ان تصیرہ نسی فی قلبک غش لک احدی فافعل ثم قال کیا نبی وذلک من
 سستی ومن احب سستی فقد احب سستی ومن احب سستی کان معی فی الجنة یعنی اسے

یہاں تک کہ حکم دین تک پہنچاؤں اوس چیز کے کہ اختلاف کریں
 آپس میں پیر نہ پاویں اپنی دلوں میں تنگی اوس چیز سے کہ حکم کرے تو اور تابعدار ہوں تیرے حکم کے تابعدار ہونا
 اور فرمایا ہر وہ من یطیع اللہ والرسول کافوا لیک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و
 الصلحیین والشہداء والصلحیین یعنی اوجو کہ فرمان برداری کرتے ہیں اللہ کی اور
 رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اون کی ہو گئے کہ انعام کیا ہر اللہ نے اون پر کہ وہ نبی ہیں اور صدیق اور شہدا اور
 صالحین اور فرمایا ہر وہ من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اوجو کوئی اطاعت کرتا ہے
 رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی اور فرمایا ہر من یطی اللہ والرسول
 کو تسوی یوم الہ آخرت یعنی دن قیامت کی دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر نہیں اور انہوں نے اوس
 نافرمانی کی ہر رسول کی کیہ برابر کیا و ساتھ اون کی زمین یعنی ہوجاویں مٹی مانند زمین کے بسبب نبوت
 ہوں و سدن کو جیسے کہ اور آئین ہر ویقول الکافر لیکبتنی کنت ترابا یعنی کیا کافر کا
 کا شکی ہو جائیں مٹی اتنی اور فرمایا ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون الجنة
 الا من ابی قبل ومن ابی قال من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقلۃ ابی یعنی
 اوست یہی افضل ہر کی جنت میں اگر جس نے انکار کیا عرض کیا گیا کہ کسی انکار کیا فرمایا کہ جس نے اطاعت کی
 یہی افضل ہوا جنت میں اور جسے نافرمانی کی یہی پس تحقیق انکار کیا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم نے تا بیو من احد کجی کون ہو اہ تبعاء لک جنت یہ یعنی نہیں پورا ہوں
 ہوتا ایک تمہارا یہاں تک کہ ہوں خواہش کسی تابع واسطو اوس چیز کے کہ لایا میں اوس کو یعنی میں سلام
 شریف اور روایت ہر اس پر کہ کہا کہما بحکمو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا نبی ان قلنا
 ان تصیرہ نسی فی قلبک غش لک احدی فافعل ثم قال کیا نبی وذلک من
 سستی ومن احب سستی فقد احب سستی ومن احب سستی کان معی فی الجنة یعنی اسے

پھوٹو سی بیٹی میری اگر قدرت کچھ تو یہ کہ صبح کرے تو او شام کرے تو بحال دین کہ منویری دل میں نہ ہو
و نفاق یکی طرف تو کر چھ فرمایا ای بیٹی میری اور یہ صاف رہنا میری سنت ہے کہ جو تیرے دوست بھی
سنت میری پس تحقیق دوست رکھا مجھ کو اور سنے دوست رکھا مجھ کو گناہ میری جنت میں نہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یوں میں احکام کچھ کو کہ کھانے پینے والے والدین و اولاد
ابو حنیفہؒ یعنی نہیں پورا میں ہوتا ایک تمہارا بیٹا کہ بہترین بہت دوست طرف او سکول
او سکول اور شہزاد او سکول اور بہت لوگوں سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک کھانا
وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بِإِقْنَعِهِ فَخَلَّ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا
الْيَوْمَ لَكُنْثِيرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدَ نَبِيِّكَ هَذَا عَالَمٌ أَوْ عَمَلٌ كَمَا يَوْمَ
سنت کو اور امن میں رہو لوگ ہلاکت و آفت او سکول سے داخل ہو گا جنت میں یعنی پہلی جماعت کو گناہ
پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یہ رسول اللہ تحقیق یہ کام آج کل دن یعنی ہمارے زمانہ میں بہت ہو گا کہ
یعنی بعد اس کے کیا حال ہو گا فرمایا مان اس زمانہ میں تو بہت ہو اور قریب ہی کہ ہو گا اون لوگوں میں کہ بعد
میرے پیدا ہونے کے یعنی منقطع نہیں ہونے کی خیر امت میری بالکل اگر حسب تفاوت بہت و کثرت کا اور اخیر زمانہ
میں بھی لوگ متقی ہونگے اور فرمایا ہر اللہ جل شانہ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و لتنظر نفس
فَإَقْدَمَتْ لِعَدُوِّهِ وَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ یعنی ایمان والو ڈرو اور بچو اللہ کو
گناہ ہو اور چاہیے کہ دیکھو نفس وں چیز کو کہ گویا بھیجا ہو کل نیوالی کو یعنی روز قیامت کو لیے اور ڈرو
اللہ سے بلا شاک اللہ خبر دے ہر ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم اور فرمایا و من یقن اللہ یتجمل لہ
عَظِيمًا وَ يَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ لَآيَةَ لِمَنْ يُوَفِّي دُرِّي الدُّرِّ بِمَا يَكْفِي الدُّرِّ وَ الدُّرِّ
یہ راہ خلاصی کی یعنی سختی دینا اور آخرت کی سوا اور رزق دینا ہو سکوا وں جگہ سے کہ گمان نہیں کرتا
آخرا یہ کہ و آیا یہ حدیث شریف میں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں جلتا ہوں

کچھ

دور الزوہر

ایک آیت اگر عمل کریں اور پھر لوگ تو کفایت کریں اور مکمل ہو جائیں یہ پوری ہے شیخ عبدالحق نے اسکی شرح میں لکھا ہے کہ یعنی اگر عمل کریں لوگ اسے یعنی تقویٰ کریں تو اللہ بہ کفایت
 کرے اور مکمل طلب ہے سو اور پنج اور چھانیسی سب اسباب سے کہ گناہی بعض شاخ و ذمہ ہر قوم کے لیے ایک حرفہ
 اور حرفہ ہمارا تقویٰ اور توکل ہے انتہی اور کتاب معنی طالب بنیل المطالب میں لکھا ہے کہ اصل
 اور عمدہ ترین اسباب پنج شے نفس کا تقویٰ ہے اور تمام خیر و سعادت دارین کی تقویٰ کی نیچے رکھی ہیں
 اس جہت سے کہ مدار عبادت کا کہ موجب سعادت کی ہر تین چیزوں پر جو ایک تو توفیق الہی بندے کو
 عمل پر اور دوسری اصلاح تقصیر عمل کی تا تمام ہو عمل اور تیسری قبول کرنا حق تعالیٰ کا عمل کو اور دینان
 تینوں چیزوں کا حق تعالیٰ کی طرف سے وعدہ کیا گیا ہے تقویٰ پہچو کوئی تقویٰ اختیار کرے اللہ ان چیزوں
 مذکورہ کو پہنچے اور پہنچا انکو اللہ موجب سعادت دارین کا ہے اور وعدہ عطا کرے ان تینوں چیزوں کا
 قرآن میں موجود ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝۱۱۱ یعنی توفیق و مدد خدا کی ساتھ متقیوں کو ہے
 اور فرمایا اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَقُوا اللّٰهَ وَفُوْا اَوَاثِمَ كَسْبِكُمْ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۝۱۱۲
 یعنی ایمان والو! خدا سے اور کلمات محکم اصلاح کریں یعنی سنو! دیکھا خدا عمل تمہارے اور فرمایا
 اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَتَّبِعُوْا اَمْرَ اللّٰهِ وَرِئَاسَةَ الرَّسُوْلِ ۝۱۱۳ یعنی قبول نہیں کرنا خدا عمل کو مگر متقیوں اور اور بہترین خیر
 دین و دنیا کے مربوط ساتھ تقویٰ کی بن جیسے فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُ هُمْ
 شَيْئًا ۝۱۱۴ یعنی اگر صبر کرو اور تقویٰ کرو نہیں ضرر کریگا تمکو مگر کفار کا کچھ اور فرمایا وَنَسْتَقِيْ اللّٰهَ اَعِزُّكُمْ
 جو کہ اوپر ایسی مذکور ہوئی اور فرمایا وَاتَّقُوا وَاَطِيعُوْا يَفْزَحْكُمْ ذُنُوْبُكُمْ ۝۱۱۵ یعنی ڈرو اللہ
 اور اطاعت کرو میری بخشش کا اللہ تمہارے لیے گناہ تمہارے اور فرمایا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۱۱۶
 یعنی اللہ دوست رکھتا ہے متقیوں کو اور فرمایا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبَرَئِيُّ فِي
 الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۝۱۱۷ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے اور دین و تقویٰ کر لے انکو ایسے خوشخبری ہے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

زندگانی دنیا میں اور آخرت میں اوس سیدنیستی بزرگ کہ ہے کہ فرمایا ان آگے کہ عجل اللہ
 الفکر کے معنی بلاشبہ بزرگترین تھا اور نزدیک اللہ کے شہر بزرگ تھا اور اللہ بے حد شرفیت میں کیا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ خوش نصیب آتا تھا دنیا میں سو بات مستحق ہے اور تقدیر ہے
 امی و فرزند آدم کے تقویٰ کی اور یہ ان چاروں کو سوا از خود یا خدا تعالیٰ سے کہ اذلیت ہے کہ مستحق ہے
 بقویٰ یعنی قریب کی گئی جنت و وسطے مستحق کہ نہ دو پس کائنات کو نہ ہی اور فراخی رزق کی اور منہ
 گنا ہوئی اور دوستی خدا تعالیٰ کی اور بشارت خیر دنیا اور آخرت کی اور زوی کی بہشت کی اور کار و بار
 خدا تعالیٰ کے وغیر ذلک عہدہ کیسے کے تقویٰ پرین کہ متقی کو یہ سب چیزیں ملے گی جیسے کہ آیت
 سابقہ میں مذکور ہیں اور معنی تقویٰ کو پاک کرنا دل کا ہر سب گناہوں سے اور زنا اور یہ کہ کہی خدا تعالیٰ
 سو اور طاعت و عبادت کرنی اور تیغیوں معنی آیتوں سے بچنا جانی ہیں اور مراد بت تقویٰ کہ تم میں ہیں تقویٰ
 شرک و اور تقویٰ بدعت و اور تقویٰ معاصی فرعی سے جیسے کہ اس آیت میں مذکور ہیں لیس علی الذین
 امنوا و عملوا الصالحات جنناح فیما اطعموا اللہ و تقویٰ یعنی اجتناب کرنے فضول حلال
 بھی حدیث مشہور سے ظاہر ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی تقویٰ کو سب سے متقی کہتے ہیں کہ
 ترک کرتے ہیں اوس چیز کو کہ اوس شیخ شیعہ خوف ہو کہ پڑیں اوس چیز میں کہ اوس میں خوف ہو
 پس تقویٰ چار قسم ہے اول و قسیم اخیر اہم اور اعلیٰ درجات تقویٰ کی اور وجہ سعادت و این اور
 حاصل ہونے نسبتوں کی اور ساتھ ترک کرنے اس کے بندہ مستحق حساب و عیب و جس اور سبب زینت کا
 ہوتا ہے اور ساتھ کرنی اس کے پہنچنے والا تمام بھلائیوں اور قربوں اور نعمتوں کا ہوتا ہے اور اس کو متقی
 کامل کہتے ہیں والا تقویٰ شرک اور حرام اور گناہوں سے ہر مومن پر فرض ہے اور ساتھ ترک کرنے اس کے
 جہنمی اور عذاب ہوتا ہے اور ترتیب استعمال تقویٰ کی نفس میں یہ کہ بقوت تمام قیام اگر نفس کو
 تمام گناہوں سے باز رکھو اور تمام فضولیوں سے پرہیز کرے اور تمام اعضا کو لگام تقویٰ کی دیو اور ہر عضو

یہ حدیث مشہور ہے کہ تقویٰ کو سب سے متقی کہتے ہیں کہ
 ترک کرتے ہیں اوس چیز کو کہ اوس شیخ شیعہ خوف ہو کہ پڑیں اوس چیز میں کہ اوس میں خوف ہو
 پس تقویٰ چار قسم ہے اول و قسیم اخیر اہم اور اعلیٰ درجات تقویٰ کی اور وجہ سعادت و این اور
 حاصل ہونے نسبتوں کی اور ساتھ ترک کرنے اس کے بندہ مستحق حساب و عیب و جس اور سبب زینت کا
 ہوتا ہے اور ساتھ کرنی اس کے پہنچنے والا تمام بھلائیوں اور قربوں اور نعمتوں کا ہوتا ہے اور اس کو متقی
 کامل کہتے ہیں والا تقویٰ شرک اور حرام اور گناہوں سے ہر مومن پر فرض ہے اور ساتھ ترک کرنے اس کے
 جہنمی اور عذاب ہوتا ہے اور ترتیب استعمال تقویٰ کی نفس میں یہ کہ بقوت تمام قیام اگر نفس کو
 تمام گناہوں سے باز رکھو اور تمام فضولیوں سے پرہیز کرے اور تمام اعضا کو لگام تقویٰ کی دیو اور ہر عضو

استباحث کا ہر اور یہ معنی نادر الوقوع ہر از روی احادیث آیات کو بیچ تحقیق استباحث کا قبیح کافی
 کہ مذکور ہوا انکار و رد و حرمت او کی کاشع میں ساتھ دلائل زبان کو ضرور نہیں بسا اوقات آدمی
 یوں اعتقاد کرتا ہے کہ شرع میں واسطی مصلحت عام کو تارسم فاسد شائع نہواور رفتہ رفتہ منجھ ساتھ
 اور قبح کے نہوا س فعل کو حرام کیا ہو اور واسطی ترسب و تحریف کے وعدہ عذاب کا اسپر کیا ہو واللہ
 فیعل کوئی وجہ قبح کی نہیں رکھتا اور عقاب اسپر مرتب نہیں ہوتا اس فرق کو خاطر میں نگاہ رکھنا
 چاہیے کہ بیچ فہم اکثر احادیث و آیات اس باب کو کام میں آویگا اتھو پس اسے بہاؤ کشری کو چھوڑو اور
 اس نیا کو خاطر حق دوزخ کی نہواور ڈرو اپنے رب کو سامنے کھڑی رہنے سے اور بچو گناہوں اور تیار کرو توشہ
 اپنی لیے کہ پاک پروردگار فرماتا ہے **وَأَنزَلْنَا الْحَقِّقَ الَّذِي فَاكَّ الْجَحِيمَ هَلْ لِّلْأَوَىٰ**
وَأَمَّا مَن خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ
 جسے کشری کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو یعنی ساتھ پیروی کرنے شہوات کو پس تحقیق جہنم ٹھکانا اور سکنا
 اور جو کوئی ڈرا کھڑی رہے کسی اگر پروردگار بچو کر اور منع کیا نفس تارہ کو خواہش نفسانی سے پس تحقیق ٹھکانا
 اور سکنا جنت ہے انتہی اسکی تفسیر جلالین میں لکھی ہے کہ حاصل اسکا یہ ہے کہ نگاہ دوزخ میں ہوگا اور
 مطیع جنت میں پس سوچو اسکے مضمون کو اور کسی کے خاطر گناہ میں نہ گرفتار ہو کہ وراخت کر کوئی کسی
 کام نہیں آئیگا جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ **إِذَا جَاءَ تِلْكَ السَّاعَةُ تَقَنُّوا لِلْعَمَلِ الَّذِي كُنتُمْ تَعْمَلُونَ لِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ**
لَّيْسَ لَكُم مِّنْهُ مَتَّعٌ وَلَا جُنَاحٌ عَلَيْكُمْ لِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ لیکن تسان **لَّيْسَ لَكُم مِّنْهُ مَتَّعٌ وَلَا جُنَاحٌ عَلَيْكُمْ لِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ**
 جسد ن بھاگیگا آدمی اپنی بہائی سے اور ان سے اور باپ سے اور جو روی اور فرزندوں سے ہر آدمی کے لیے
 اونہیں سے اوسدن ایک طال ہوگا کہ شغول کر گیا اوکو حال غیر سے یعنی ہر شخص اپنی اپنی حال میں گرفتار
 کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہیں ہونیکا انتہی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اونہوں
 ایک دن یا دو کیا آگ دوزخ کو اور روئیں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **ذَكَرْتُ جَنَّةَ رُؤُوسِ النَّاسِ** لایا بھگو

کہ خاوند اوسکا اوس سے راضی ہو داخل ہوگی بہشت میں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اَلرَّأۡیَ اِذَا صَلَّیْتُ فَمَسَّهَا وَصَدَّامَتُ شَہْرَہَا وَاحْصَدَتْ فَرَحَہَا وَاطَاعَتْ بَعْلَہَا
 فَتَمَّ خُلُوعُ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ بِعَیْنِ عَیْرِتِ جَمُوعِ کَیْ نَیْ نَوَقَتِ کِی نَازِیْرِ اَوَّلِ
 سَہَارِ کِی رَوِزِ رَکھو ابر بچاوی اپنی ستر کو یعنی حرام کاری سے اور فرمانبرداری کرے اپنی خاوند کی پس
 درجہ ہوگا اوسکا کہ داخل ہوگی بہشت میں جس روز وہ چاہے گی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وَاَلِکُمُ سَلَامٌ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَہٗ لِحَاجَتِہٖ فَلَمَّا تَزَوَّجَتْہٗ وَانْ کَانَتْ عَلَی السَّوْدِ بِعَیْنِ
 جَبْکَہٗ بِلَا وِیْرَ دِہِیْ یُوی کو اپنی ضرورت کے لیے چاہے کہ آوی اوس کے پاس اگرچہ ہوتو پر یعنی
 کار ضروری کرتی ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ لَیْسَ فِی تَخْذِیْلِہَا زَوْجَہَا
 فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنْ اَحْوَرِ الْعَیْنِ لَکُنَّ ذِیہٗ قَالَتْ لَیْسَ لَہٗ فَاَمَّا مَا هُوَ
 عِنْدَکَ دَخِیْلُکَ یُؤْمِنُ بِکَ اَنْ یُّفَاکِرَ فَاِنَّکَ لَیْسَ بِکَ یُؤْمِنُ بِکَ یُؤْمِنُ بِکَ یُؤْمِنُ بِکَ یُؤْمِنُ بِکَ یُؤْمِنُ بِکَ
 کو دنیا میں مگر کہ مہتی ہو جنتی بیوی اوسکی کہ عورت بڑی آنکھوں والی جو نہ ایذا دے تو اسکو باری بکوالہ پس
 اسکے نہیں کہ وہ تیری پاس نہانے قریب ہی یہ کہ جدا ہو کر تجھے آویگا ہمارے پاس اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
 عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَیْسَ ثَلَاثَہٗ لَا تُقْبَلُ لَکُمُ صَلَوةٌ وَلَا تَصَعَّدُ لَکُمُ حَسَنَةُ الْعَبْدِ اِلَّا بِقِیْ
 حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْہِ فِیضَعُ بَیْدَہٗ فِی لَیْلِ یُؤْمِرُ وَاَمْرَءُ السَّخِیْطِ عَلَیْہَا زَوْجُہَا
 وَالسَّکَرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَّ یَعْنٰی تین شخص ہیں کہ نہیں قبول کجائی اونی ناز اور نہیں جڑھتی اونی
 کوئی نیکی آسمان پر ایک غلام بہاگا ہوا یا نیک چھرا آوی اپنی آقاؤں کے پاس اور اطاعت کرے
 اونی اور دوسری وہ عورت کہ خفا ہو اوپر خاوند اوسکا یعنی بے شک یہ حق پر خفا ہو اور تیسرے
 نشے والا یا نیک کہ ہوشیار ہو تیس بیویوں کو چاہے کہ ان حدیثوں کے معنوں میں خود
 کر کر اپنی خاوند کو تاجداری کریں اور تاجداری میں یہ قاعدہ کلیہ ملحوظ رکھیں کہ اگر خاوند بڑی بات

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کہ نیکو کہ تو نہ کہا مانو اس لیے کہ فرمایا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کاطاعۃ خلقی ہے
 معصیتہ الخالف یعنی نہیں ہے تا بعد اری کرنی کسی مخلوق کی کچ گناہ خالق کے اور اگر ضروری
 یا مباح بات کہ نیکو کہو یا بری بات سے منع کرے تو تا بعد اری و سکی بدای جان کرے مثلاً خاوند نماز
 پڑھنے کو کہو تو بجالاؤ حکم اوسکا کیونکہ اوسکے ترک کرنے میں بڑا گناہ لازم آتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ حَكَمًا فَقَدْ كَفَرَ یعنی جس نے نماز چھوڑی قصداً اے یحییٰ
 وہ کافر ہوا یا ماہ مبارک کو روزہ رکھنے کو کہی تو او میں بھی اطاعت اوسکی کرے کیونکہ اوسکی ترک
 کرنے میں بڑی ہی ٹوٹ پاتا ہے کہ فرمایا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ أَفْطَرَ يَوْمَئِذٍ
 رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رِخْصَةٍ وَلَا كَرْمٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ اللَّهِ كَلِمَةً وَإِنْ صَامَهُ
 یعنی جس نے ایک روزہ رمضان کا افطار کیا بلا اجازت و بغیر رض کے تو اوسکے بدلے اگر تمام ماہ بہر روز
 رکھیا تو اوسکی فضیلت کو نہیں پائیے یا اگر زکوٰۃ افسیر رض ہے اور صاوند زکوٰۃ دی تو کہی تو فوائد اری
 کرے اوسکی کیونکہ زکوٰۃ کو مذینے سے تیرا حال ہوگا قیامت کو کہ فرمایا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نَوْمَنَّا تَاهُ اللَّهُ مَا كَلَفَكُمْ بُعْدُ زَكَاةٍ تَهْ مُثْلَ لَهْ مَالِهْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَجَا حَا أَقْرَعُ لَهُ
 زَيْبَتَانِ يَطْبِقُ قَهْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَحْزَمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ
 أَنَا مَالِكٌ أَنَا كَزُكْرٌ تَوَكَّلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَتَكَلَّفُونَ أَلَا يَتَعْنَى جَسَدُ اللَّهِ
 مال یا اور اوس زکوٰۃ اوسکی نہ ادا کی تو دن قیامت کو مال اوسکا بنایا جاوے گا بصورت کار و سامان
 کہ گر پڑے ہو گا بال و سکہ سبب کثرت زہر اور درازی عمر اوسکی کہ اوسکی آنکھ ویر و نقطے سیاہ
 ہوں گے کہ ہر اسانپ ہوتا ہے وہ مانند طوق کے زکوٰۃ دینے والے کے گلیمین چمٹے گا پھر اوسکی پاچین
 پڑے گا پھر کیسا کہ میں مال تیرا ہوں میں خزانہ تیرا ہوں پھر واسطے مسند کے حضرت نے آیت کلام اللہ
 کی پڑی اور نہ جانیں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں ساتھ اوسے حیر کے کہ دی اؤ کو اللہ نے

سناؤ اور پھر اس کی تفسیر

اپنی فضیلت کہ وہ بہتر ہوگا انکی لیے بلکہ بُرا ہوگا انکی لیے کہ روز قیامت کو بطور طوق کے ڈالا جائیگا
وہ مال کہ بخل کیا ساتھ اس کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نہ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الثَّاهِبَ وَالْغَفَّةَ
وَلَا يُعْقِلُونَ هَآئِي سَبِيلَ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ یَوْمَ یُحْشَىٰ عَلَیْكَ نَارُ
جَهَنَّمَ فَتَكُونِی بَعَاجِبَآهُمْ وَجُنُودُهُمْ وَهُمْ هَآئِلٌ مَّا كُنْتَ تَحْمِلُ لَنَفْسِکُمْ فَذُقُوا
مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ^{یعنی اور جو لوگ کنج کرتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں}
خرچ کرتے ہیں خزانے اللہ کے سچ راہ خدا کی یعنی زکوٰۃ وغیرہ نہیں ادا کرتے پس خبر دی
اونکو عذاب دروناک کی اوس دن کہ گرم کی جاوے گی وہ خزانے آگ جہنم میں پھر جلانی جاوے گی
اونسے پیشانیان اونکی اور پہلو اونکی اور کہا جاوے گی اُنکو کہ یہ وہی تو ہے کہ بت کیو تھے تھے
پس حکم تو بدلا اوس چیز کا کہ تم جمع کرتے اور خوبی زکوٰۃ کی جا بجا آتی ہے مجھ اُس کے
ایک یہ آیت ہو آخر سورہ روم میں وَمَا آتٰیْتُمْ مِنْ زَكٰوةٍ تَرْیٰیْوْنَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْمُضْطَرُّونَ ^{یعنی اور جو کچھ کہ دیتی ہو تم زکوٰۃ سے چاہتے ہو اوس سے خشنودی اللہ}
تعالیٰ کی پس وہی لوگ بُرا بنیو گے یعنی ثواب مال کہ میں آو ر اسی طرح اگر حج فرض کو کو
تو تابع داری اوسکی کرے کہ فرمایا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ مَلَكَ زَادًا وَ
رَاحِلَةً تَبْلُغُهُ إِلَىٰ بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحْجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ یَّمُوتَ یَعْقِدَ دِیًّا اَوْ یَضْرِبَ لِنَیْ
یعنی جو کوئی مالک ہو زاد و راحلہ کا کہ پہنچا دی اوسکو طرف بیت اللہ کو اور حج نہ کرے نہیں ہر
تفاوت اوپر زمین کہ مری ہو دی ہو کر یا نصرانی ہو کر یا طلب علم کو کو تو کہا ما اوسکا کہ فرمایا ہوا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ قَرِیْبَةٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ ^{یعنی طلب علم کا قرب}
پہر سلمان مرد اور سلمان عورت پر یہ چند چیزیں بطریق مثال کہ لکھی گئی ہیں حاصل یہ کہ جو ضروری اور
شباح چیزوں کو کر لیا غاوند کو بداد جان قبول کرے اُنکو اور اگر بُری باتوں سے منع کرے

تو باز رہی اور بری باتیں بہت بہن سے بری باتیں نہ کر کے اللہ تعالیٰ غرمان ہو ان
 اللہ کے لڑکے لڑکے عظیم کلمہ یعنی شکر اللہ بڑی عظیم اور فرمایا کہ اگر تو کوئی کلمہ پڑھا
 یا نیتاً اولیٰک آتھم لکن اہم فیما خلدون لا یمنی بن لوگوں نے تقریباً اور جملہ ایسا
 آیتوں کو وہ دوزخ کر رہے والے ہیں وہ اوس میں ہمیشہ رہیں گے اور حدیث شریف میں آیا ہے عن
 معاذ قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشر کلمات قال
 لا شریک لہ باللہ شیاً وان قتلت وحرققت ولا تعقن والدیک وان امرک
 ان تخرج من اہلک ومالک ولا تکرک لصلواتہ فکفوبہ فتعجل ایاں من ترک
 فعلی فکفوبہ فتعجل افعل بریت منہ ذمۃ اللہ ولا تشرب بن خمر اذ ذہ رأس
 کل فلیشہ رأیک والمصیۃ فان بالمصیۃ حل سخط اللہ وایاک والغیر من
 التبع وان ہلک الناس واذ اصاب الناس موت وانت فیہم قانت وفیق
 علی عیالک من طوالت ولا ترفع عنہم عصاک ادبا واخفہم فی اللہ یعنی روایت
 معاذ سے کہ انصیحت کی بجائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دس باتوں کے فرمایا نہ
 شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوے تو اور جلا یا جاوے تو اور زانی مان باپ کی
 ست کر اگرچہ حکم کرین تجھ کو کھانا یا مال سے اور نہ چوٹ نماز فرض کو قصد اس لیے کہ تحقیق جسے
 جو بڑی نماز فرض قصد اسے تحقیق بری ہوا اوس سے عہد و امان اللہ کا اور نہ پینا شراب اس لیے
 کہ تحقیق وہ سر پہ ہر بڑائی کا اور بچا تو اپنے مین گناہ سو اس لیے کہ تحقیق گناہ سے غضب الہی
 نازل ہوتا ہے اور بچ تو بھاگنے سے جہاد میں سے اگرچہ ہلاک ہوں لوگ اور جبکہ پہنچے لوگوں کو تو
 یعنی قحط یا وبا اور تو انہیں ہو پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنی عیال پر مال اپنا اور نہ اوٹھا
 اون سے عصا اپنا واسطے تادیب کے یعنی تنبیہ کرتا رہ امور شرعیہ پر اور انکو یعنی حج و عقیقت

اور اور نوایہ اللہ کے پس اگر عورت شرک و کفر کرتی ہو اور خاوند رخ کرے تو اوسی وقت کہنا اوس کا
بارے اور توبہ اوس سے کہے اور نکاح پھر کر کرے کہ شرک و کفر سے نکاح جاتا رہتا ہی اور کفر لانا
آتا ہی اللہ و رسول کے نہ ماننے سے یا اون کے حقیر جاننے سے یا اون کی بے ادبی کرنے
سے یا اون کے احکام و خبروں کے نہ ماننے اور جھوٹ جاننے سے یا حقیر جاننے سے اون کو اور شرک کے
سے جو اگلے علمائے بڑی بڑی کتابوں میں لکھیں اوس کا حاصل سولانا حضرت شاہ عبد القادر علیہ الرحمہ
ترجمہ قرآن میں کی جانقل کیا ہے چنانچہ وہ عبارتیں دو کی عبیدہ نقل کی جاتی ہیں یا معلوم اچھی طرح سمجھ لیں
بقرون بیچ فائدہ آئیہ و کاشحکو اللہ شکر کات رخ کو یہ لکھا ہی اگر مرنے یا عورت نے شرک کیا
نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی میں جانے مشا کہ یہ سمجھ کر اوس کو ہر ایک بات معلوم
یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہی یا ہمارا بہلا بڑا کرنا اوس کے اختیار میں ہی اور اللہ کی تعظیم اور پرہیز کرے
مثلاً شیک و سجدہ کرے اور اوس کی حاجت مانگی اوس کو بخار جائے ورنہ حج و عمرہ سورہ بنی اسرائیل کے
تفسیر و مشارکہم فی الاموال الخ میں لکھا ہے کہ مال میں سے جو چاہے کہ ہوئی یا نہ ہوئی مال میں
فرض سمجھتے ہیں اور اولاد میں یہ کہ ایک ربانی ظانی نے بتلایا دوسرا غلام کا تخت اور وہ
نخل کے ترجمہ میں لکھا ہی کہ شرک کہتے ہیں ہاں کہ اللہ ہی ہے پر یہ لوگ اوس کی سرکار میں منہ نہیں
اواسط انکو پوجیے سو یہ غلط ہی جو لوگ پوجتے ہیں بزرگ و بزرگ اگر انہیں ایک شیطان بنا
نام رکھ کر آگے پوجا تا ہی انتہی اور اسی طرح سولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے حج تفسیر میں جو جن کے لیے
گاڈ و ایکو ٹوٹان علیہ لیک گادی تفسیر میں لکھا ہی حاصل و سکا یہ ہے کہ کہ زنی اس میں کو
یعنی آنحضرت کی طلب فرزند کی کرتا ہی اور کوئی طلب نہی کی اور کوئی طلب ماتنیا کی غیر ذلک
بسبب اس نجوم کے اوسکی اوقات کو بھی منہص کرتے ہیں اور آپ بیچ و رطلہ شرک و کفر کے گرفتار
ہو تو ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جب نور الہی اس بندیکے دل میں آیا بسبب کمان کر عبادت

تو یہ بارہ شریک کارخانہ خدائی کا ہوا اور اسکو اللہ کے نزدیک باہر و قدر پیدا ہوئی ہے کہ جو کچھ وہ کو
 حق تعالیٰ عمل میں لاتا ہے جیسے کہ دنیا میں صاحب خانہ کو خاطر داری نہان کی ملحوظ ہوتی ہے اور اسکی
 اہل نیا تجسس رہتے ہیں کہ بادشاہ اور امیر اور حاکم اور فوجدار جسکے گھر میں کہتے ہیں اوس کے حل
 مشکلات اور حاجت روائی ڈھونڈتے ہیں اور ساتھ اسی خیال اسد کو کہ یہ حق بنندگان خدا کی ساتھ
 خدا کے ہم پہونچا تو بین بیچ و ربط پیر پرستی اور گور پرستی کے پڑتے ہیں اور اس حادثہ میں جن اور آدمی
 و نوون شریک ہیں انتھی اور مائۃ المسائل میں لکھا ہے کہ شرک شرع میں بمعنی کفر کے بھی استعمال
 کیا گیا ہے چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ فی ترجمہ مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ اشراک باللہ شریک کرنا ہے ساتھ
 خدا کے وجود میں یا عبادت میں اور مراد شرک و کفر ہے جس طرح کا ہوا انتھی اور خیالی حاشیہ شرح
 عقائد کی میں لکھا ہے کہ قول اللہ تعالیٰ کا اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ اَیْ یُکْفَرُ بِہٖ اور
 کفر کو ساتھ شرک کے تعبیر کی سلیقہ کہ کفار عرب بھی شرک انتھی آپس میں سے معلوم ہوا کہ یہ باتیں بھی
 کفر و شرک کی ہیں پوجنا سیتا کا اور چوٹی رکھنی بچو نکلے سر پر یا بدھی یا بیڑا پہنانا اس نیت
 سے کہ اس سے عمر دراز ہوتی ہے یا گنج بہز یا ہنسلی پہنانی اسی نیت سے یاد وال نہ بھگونی یا چرخ
 نکاتنا یا آچار نڈانا بعد کی مرنیکے یہ جانکر کہ نفس کوئی اور بھی مراد ہو گیا یا ایک رنگ کا کپڑا
 وغیرہ پہنا ترک کر دینا یہ جانکر کہ ہمارے بزرگ سکون ترک کر گئے ہیں جو کوئی اسکو پہنیکا خواہ مخواہ
 ضرر اسکو پہونچیکا یا تعزیر وغیرہ کو سجدہ کرنا یا شیخ سد و وغیرہ کو ماننا اور اس سے خیرین غیب کی
 پوچھنی اور اسکو حاجت روا جاننا اور اسی طرح اگر بزرگو کو حاجت روا جانکر متین اونکی مال و
 شگون بد کو بوثر جانے یعنی مثلاً اگر بی راستہ کاٹ گئی یا چنیک ہوئی وغیرہ فلک تو جس کام کو
 چلے تھو وہ نہیں ہونیکا یہ سمجنا قبیل طیرہ کو سے ہے کہ جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا ہُوَ الطَّیْرُ کَالشَّیْءِ لَیْسَ لَہٗ تَکْوُنَ بَدَلِیْنَا شَرک ہے غرض کہ جو شرک اور کفر کی باتیں ہیں

ملک بھی
 اور پیر
 دونوں
 شادمان
 کہیں بھی
 گلچین نہیں
 دین
 ح
 اور فوجدار
 کہ
 چنانچہ
 کہیں بھی
 نہ ہون
 میں جو شرک
 اور کفر

اور نہیں حد شکنی کرتی کوئی قوم مگر کہ سلسلہ ہوتا ہو اور نہ دشمن انتہائی یہ حدیث مشکوٰۃ کی بابت
انسان میں ہے اور بڑی بات ہے ناحرم کر سائی ہو نا اور ظلم کرنا اور سوا ناحرم وہ ہے کہ جس
سکاح کرنا جائز ہو پس وہ اور حدیث اور پیش چلا اور بھوپچی اور مارا اور خالہ کو اور بہنوئی وغیرہ کہ
بھی ناحرم ہیں انہی پر وہ کرنا ضرور ہے اور ایسی ہی غلام بھی مذہب غنی میں جنہی جو حرم نہیں
اوس کی بھی پردہ کرنا مثل اور اجنبیہ اور بڑی بات ہے خاوند کا مال حیا صفت کرنا پس ان پر تو
پرہیز کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی بیوی کی تعریف کی جو اس حدیث میں
قَبْلَ لِسْوَائِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّسَاءَ خَيْرٌ أَلِ لِّنِّسَاءِ إِذَا أَنْظَرُوا
تَطِيعَةً إِذَا أَحْمَرُوا وَلَا تَخَالِفُهُ فِي تَفْسِيرِ مَا رَوَاهُ فِي مَدَائِلِهَا بِمَا يَكُنْهُ فَيُنْفِئُ عَرَضَ كَيْفِ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ کوشی عورت بستر پر فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے
خاوند کو جبکہ دیکھی اوسکو اور فرمان برداری کرے اوسکی جبکہ حکم کرے اوسکو اور نہ مخالفت
کرے یعنی نہ خیانت کرے اوسکی بیچ نفس اپنی کے اور مال پیڑ کے ساتھ اوس چیز کے کہ گوار ہو
خاوند کو اور بڑی بات ہے ناپاک نہنا اور غسل نہ کرنا اور نماز کو ترک کرنا جیسے بعضی عورتوں کو عادت ہے
کہ اگر صبح کو نہنا نیکی حاجت ہو تو نہنا ونگی نہیں بسبب شرم اوسکے اور نماز کو ترک کر لگی
سبحان اللہ صین بھائی کو حیا جاتی ہیں کہ اپنی مالک حقیقی کی شرم نہیں کرتیں اور گو گوئی
شرم کرتی ہیں بہت بڑی بات ہے یہ اور بڑی بات ہے ونگی نہنا ناگہ واون کی سامنے اور ایک
پایا نہن کئی کئی عورتوں کو ملکہ بیٹھا کمان بھائی کی بات ہوا کہ کیچے سے زانو کی نیچے تک عورتوں
بھی آپس میں ستر کا چھپانا واجب ہے اس بات کو سہل و سبک جانتا بہت ہی بڑا ہی خوف کفر ہے
اسمیں عیاذ باللہ نہ جیت ہے کہ اس سے عورتیں ایسی غافل ہیں کہ پرواہی نہیں کرتیں اور
بڑی بات ہے کسی کی سرخ اور پٹری جمانی ایسی کہ رانی اوسکی نیچے نہ پونچے کہ غسل ہی نہیں اورتا

تادیکہین لوگ کُٹھ اوکے مال ہو گئی یعنی لٹک چال چلین کی کج روی ہو گئی عفاف سے معنی پارسیا ہونگی یا سہل کر نوا لیاں ہونگی یعنی آپ بھی رغبت کریں گی مردوں کی طرف سے اور ان کے مانند کو ان کجی اور ٹوٹکی ہونگی ایک لٹک جھکی ہوئے یعنی جیسے بعضی بالکی عورتوں کی سر دہ پر چوڑی ہونگی ہوتا ہین نہیں داخل ہونگی وہ جنت میں اور نہیں پاویں گی وہ بوجہ جنت کی حالانکہ تحقیق ہوا و سکی البتہ پائی جاوے گی اتنی اتنی دور سے یعنی پانسو برس کی راہ سے پس خیال کر وای بیویوں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسی بڑائی اور عذاب بیان فرمایا یہ عورتوں باریک کپڑے پہننے والیوں اور یہ وضعوں کے لیے حیف ہے کہ بیویوں کی بد وضع ہونیکے لیے دوزخی بنیں اور جنت سے محروم رہیں اور کئی جاوین فاحشوں میں کہ حضرت نے فرمایا یہ حق کُٹھ ہے بَقَوْمٌ قَوْمٌ مِّنْهُمْ یعنی جو مشابہت کرتا ہے کسی قوم کی پس وہ اونہیں میں ہر اصل اس لباس کی کسی فاحشہ نے نکالی ہے او کو وضع او سکی پسند آئی یہ بھی اونہیں کے ساتھ شریک میں اور وحی بن خلیفہ صحابی روایت کرتے ہیں کہ اُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطٍ فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدَّقَ عَيْنٌ فَأَقْطَعُ أَحَدُكُمَا قَيْصًا وَأَعْطَا الْآخَرَ صَرًّا أَتَكَ تَحْتَهُ بِهِ فَلَمَّا أَذْبَرَ قَالَ وَأَمَّا أَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَقْبًا لَا يَهْمُ بِهَا يَعْنِي لَا لَوْنُكَ حَضْرَتِ كے پاس کپڑے مصر کے باریک پس یا جکو اونہیں سے ایک تھان اور فرمایا پہلا تو اسکو دو ٹکڑے پس قطع کر ایک کا اون میں سے قمیص اور دوسرا اپنی بیوی کو تاکہ اوٹھ سہی بناوے او سکی پیچھے پیچھے وحی نے فرمایا حضرت نے اور حکم کر اپنی بیوی کو یہ لگا لیاو سے او سکی نیچے ایک کپڑا کہ نہ ظاہر کرے او سکی بدن کو یعنی وہ کپڑا باریک تھا کہ او میں سے معلوم ہوتا تھا رنگ بالون کا اور جلد کا پس حضرت نے فرمایا کہ اسکے نیچے اور کپڑا لگا تا نہ معلوم ہو رنگ جلد اور بالون کا اور روایت میں آیا ہے

اَنَّ اَمَّا بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ
 تِيَابَ رِقَاقٍ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا امَّ بَكْرٍ اِذَا بَلَغْتَ اَلْحَيْضَ فَامْسِئِي
 اِنَّ يُرَى مِنْهَا اِلَهًا هَكَذَا وَهَكَذَا وَكَشَا سِرَالِي وَجْهِي وَكَعْبِي يَعْنِي اسما حضرت ابو بکر کی بی
 امین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ اوپر کمری باریک تھیں جس سے ہاتھ پہنچ سکتے
 حضرت کی طرف سے اور فرمایا کہ اس اسماء تحقیق عورت جبکہ ہونچو حدیث کو نہیں درست یہ کہ
 دیکھا جاوے اس سے مگر یاد رہے اور اشارہ کیا طرف منہ او ہتھیلیوں اپنی کے اس حدیث
 کی شرح میں حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
 بدن باریک کپڑے میں سے معلوم ہوتا ہے کہ رنگ کا کہتا ہے اور کتاب شریفہ الاسلام میں لکھا ہے
 کہ عورت ایسا لباس باریک نہ پہنے کہ رنگ بدن کا اس میں سے نظر آوے کہ موجب لعنت کا
 ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ اپنی ماں سے روایت کرتا ہے کہ اس نے دَخَلَتْ حَفْصَةَ
 بِنْتُ عَبْدِ الْحَرَمِيِّ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِجَارٌ سَرَقِيْقٌ فَشَفَّهَتْ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا
 خِجَارًا كَثِيفًا يَعْنِي اَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْحَرَمِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ كُنِيَ حَفْصَةُ عَائِشَةَ كِيَاْسَ سَحَابٍ اِنْ
 اَوْ كَرِهَ سَرِيَا وَثَرِيْبَنِي بَارِيَكٌ تَحِيْلِيْسَ پھاڑ الا اس کو حضرت عائشہ نے اور اور ثانی اس کو اور ثانی
 پس ان حیثیت معلوم ہوا کہ عورت کو باریک کپڑا پہننا اور ایسا کپڑا پہننا کہ کچھ بدن ڈھکا رہے اور کچھ نہ ہو
 نہیں ہے سوائے چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پنجوں کے اور باقی بیان سے کہ
 انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے باب میں ہوگا اور اور بری رسم ہے لڑکے کو ریشمی کپڑے پہنانے
 اور سونا چاندی پہنانا اور پٹے وغیرہ رکھنے اور افیون کھلانی اور اخیر کی دو چیزیں لڑکے کے لیے بھی
 سنگین اور لڑکی کے لیے بھی اور اوپر کی چیزیں لڑکوں کو لیے نہیں درست اور لڑکی کے لیے درستی میں اور
 منع ہونا انکا حدیثوں سے ثابت ہے بخوف و رازی کے حدیثیں نہیں نقل کیں کہ بر شادی میں

۴۰۱
 ۴۰۲

۴۰۳
 ۴۰۴

کہ بہت رسمیں کافروں اور فاسقوں کی ہیں اور سو بھی کچھ جیسے بندہ بن واریا بندہ بنا اور منڈیا
باندھنا اور نوٹوٹی کا لوٹا ہر ناچے منڈیے کی اور تیل چڑھانا اور رنگ اور او بٹنا کیلنا اور کنگنہ
باندھنا اور دولہ اور دولہن کی محبت کو لیے رسمیں معلوسہ کرئیں اور وقت لانی دوام کے بیٹھ دیا یا مٹا
فوج کرنا اور گودہ بھرنا اور سواہی اور کڑی برتنی پر پیر کرے کسی کہ اکثر چیر و پھین خون
کھراکے عیاذ باللہ منہ آربعین مسائل میں لکھا ہے کہ سہرہ کہ تار فقہ و طحا کا ہومرد کو اصلہ جائز ہے
اسی لیے کہ استعمال فلا کا مردوں کو لیے مطلقاً حرام ہے اور استعمال فقرہ کا شقال سے کم واسطے
چھاپ کو مرد کو جائز ہے جیسے کہ حدیث ترمذی میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے واسطے تیار کرنے
چھاپ کو چھاپ کا رسول اللہ کس چیز سے بناؤں میں چھاپ فرمایا چاندی ہے اور تمام نکرا کو
بقدر شقال کو یعنی کم ایک شقال سے ہوا تھی اور سواہی چھاپ کو استعمال چاندی بھی مرد کو
درست نہیں کذا فی کتب الفقہ اور عورت کو استعمال و نوکھا جائز ہے مگر سہرہ کہ اسکا استعمال عورت
بھی مکروہ ہے بسبب مشابہت کفار کے اور مشابہت کفار کی حرام ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو کوئی مشابہت کرے کسی قوم کی پس وہ انہیں میں سے
ہو جاتی اور سہرہ پولو نکا بھی بسبب مشابہت کفار کے جائز نہیں بلکہ ہار اور پہول کہ دولہ اور دولہن
کے سر پر وقت نکاح کے یا بعد اسکے باندھتی ہیں بدعت ہے اور مشابہت ساتھ گروئی اور مشا
کافروں اور گہروں کی سے احتراز لازم ہے چنانچہ چ کتاب مرآۃ الصفا کہ بطور قادی کے ہے
لکھا ہے کہ پہول اور پردہ دولہ کے باندھنی اور دستار چیر یعنی پٹی تمامی یا ماند او سکی کے سر پر پہنی
بدعت ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ رسم گہروں کی ہے انتہی اور کنگنہ باندھنا دولہ اور دولہن سے
انتہین بھی رسوم کفار سے ہے چنانچہ اسی کتاب میں بیچ فصل نکاح کے فتاویٰ مطالب الموبین
سے نقل کیا ہے کہ ایک قوم کے ہاں رسم ہے کہ تھوڑی سی سرنوں اور اسبند نیکہ ٹیری میں باندھتی ہیں

[illegible]

اور یہ بھی کہ اگرچہ وہ سب اور مشابہت چاہے پانچوں کی ساتھ کہنا ہے جیسے یہ کہ وقت جلوس کے
 سیر کرنے والے ہیں اور دولہ کے گلے میں ڈالنے ہیں اور مشابہت پر لٹا کہ ہر ایک عضو کو
 اعضا سے دولہ سے بلکہ دولہ سے ہر کوئی باطنی سے اور غور ناز میں دیکھتی ہیں اور ہنسی میں
 ان افعال میں سب ملعون ہوتے ہیں شائقین یہ کہ گالیاں مسیح دیتی ہیں تاکہ انہیں ہنس جائے
 سوا ہاؤر ملے اور دستا کی کرتی ہیں اور انہیں ان پیروں کی کفریہ انگوٹھیں یہ کہ دولہ گردوں
 سات باہر پہر تیار رہے یہ رسوم کفارسی ہے اور غوث کفریہ اس میں نفین یہ کفر ج عورت کی شرم بہت
 دیکھو تیرے دروہ اس میں پیشاب بھی کر دیتی ہے اور دولہ کو پلائی میں اس میں بھی خوف کفر
 کا ہوتا ہے نفین یہ کہ سرمہ سیاہ سی پٹی کا بل سے مرد کو زینت دیتی ہیں یہ بھی باتفاق مرد و
 اگر کہیں کہ یہ ایک راہ و مذہب ہے تو کافر مومن گیارہویں یہ کہ دولہ کو طوق نقہ اور بعضوں کو
 لباس عورتوں کا پہنائی میں یہ بھی بدعت ہے تمام ہوئی عبارت سید ارم کی اور رسم اس
 معصیت کی کہ رواج اس کی ہے شریعت میں یہ کہ چھوٹا اوسکی کسی کتاب میں دیکھی نہیں
 کی ہے وہ بھی بدعت ہے کہ ترک اوسکا انبساط ہے اور اور بڑی رسم یہ دولہ کو مسخ کر کے پہننے
 کہ مرد کو یہ مسخ رنگ پہننا حرام ہے منقول ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا اپنے واکاؤ کو مسخ نہ کرنا
 فَإِذَا كُنْتُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْخُذُ بِالْحَمَةِ كَمَا يَأْخُذُ الْوَسْوَاسُ بِالْعِرْوَةِ
 شیطاں سے یہی واسطیہ کہ تحقیق شیطاں دوست رکھتا ہے مسخ رنگ کو اور اور بڑی رسم ہے
 شیمی کٹر پہننا ناوہ کہ کو اور لٹکے خورد سال کو بھی آور مسخ دی لگانی دولہ کو ہاتھ میں یا
 پاؤں میں ایسے کہ استعمال شیم کا اور مسخ دی کا بلور تزیین کے جائز نہیں ہے مرد کو اگرچہ
 خورد سال ہر شادی میں ہو یا غیر شادی میں چنانچہ اشباہ والنظائر میں لکھا ہے مَا حَرَّمَ عَلَى
 الْبَاكَرِ فَعَلَهُ عَلَيْهِ فَعَلَهُ لَوْلَا ذَلِكَ الصَّغِيرُ فَالْجَوْنُ أَنْ يَسْقِبَهُ خَمْرًا

یہ بیان ہے کہ
 مسخ رنگ پہننا
 بدعت ہے
 اور شیمی کٹر
 پہننا بدعت ہے
 اور خورد سال
 کو ہاتھ میں یا
 پاؤں میں لٹکنا
 بدعت ہے

سجوا جاتی ہیں بغیر گائیکے مانند عہد اور طنبور اور آلات مسعود اور نقار کی اور میرا میرا اور عجم
 سے منقول ہو کہ انہوں نے کہا کہ سنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آواز نقار کی کہ میں اگلے کون دونوں
 اؤنگلیاں اپنی بیچ دونوں کانوں پر رکھوں اور کہا اسی طرح دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ کرتے تھے اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنا ہوتا تھا کہ
 لو کاہنی باجو کاگاہی اور بٹوٹا اور پیر شست ہو اولدت حاصل کرنی نہ ہو تو یہ کفر ہے اور ممانہ
 میں کتاب ترصیح ہے یہ نفس کیا ہے نہ کہ گائیکے **لَا تَسْتَعْقِلُهُ فِی سَجَابِلِہِمْ اِلَّا کَذِبٌ وَّ اِلَّا اَلْبَیْزُ**
فَکَیْفَ تَحْتَمِلُہُمْ اَوْ یَا بُو جَہِیْمٍ اَحَدُہُمَا یَقْسُو الْوَلِیَّ لِاَنَّہُ کَذِبٌ اَوْ اَلِیَّ لِیْ اَنَّہُ اَلْبَیْزُ
وَالْحَاوِیْتُ وَ اَنْزَلْتُہُمْ بِذَلِکَ وَاَعْطٰی الْمُتَقَدِّمِیْنَ عَلٰی ذٰلِکَ الْاَمْرَ وَ بَوَّ اَسْأَلُوْا اَنْتَ
الْحَاوِیْرِیْنَ صَارُوْا قِسْقَہً لِّاَسْأَلُوْہُمْ ذٰلِکَ فَکَلِمَہُ یُبْقِی الْوَلِیَّ وَ اَلِیَّ اَوْ اَلْحَاوِیْرِیْنَ وَ اَنْتَ
 شہود اے عند کا کہنی اور جو نکاح کہ منعقد ہوتی ہیں بیچ مجلسوں آلات اہوا و مزاج کے
 اختلاف ہوا دیکھے صحیح ہونی میں دو سبب ہیں ایک تو یہ کہ فاسق ہوتا ہے ولی اسے
 کہ وہ ولی خود دلایا ہو آلات اہوا و ساز گائیکے اور حکم کیا ہو لوگوں کو ساتھ قریب ہونے
 اس امر کے اور دوسرے گائیوالوں کو گانے پر اجرت اور دوسری یہ کہ حاضرین مجلس تمام فاسق ہوں
 بسبب سننے اوس گانے کے پس نہ ولی لائق ولایت کو اور نہ حاضرین مجلس لائق گواہی دینے کے
 نزدیک شافعی کے حاصل یہ کہ ایسا نکاح ان دو سبب کو ہر نزدیک شافعی کے صحیح نہیں ہوتا
 پس نکاح ایسا کرنا چاہیے کہ سہوں کی نزدیک رست ہو اور خزانہ الروایۃ میں نمبر یہ سے منقول ہے
وَاَعْلَمُوْا اَنَّ حِسْ هٰذِہِ الْمَسْأَلِ ثَلَاثَ اَنْوَاعٍ مِّنْہَا مَا یَكُوْنُ خَطَا وَّلَکِنْ اَلْوَحِیْبُ
الْکُفْرِ فِیْہُمْ وَاَعْلَمُوْا بِذٰلِکَ وَاَلَا تَسْتَغْفِرُوْہُمْ مَا فِیْہِ اِخْتِلَافٌ فِیْہُمْ مَّا یَسْتَجِیْبُ اِلَیْہِ
الْوَحِیْ کَا حَرِّیْطَا وَاِلَّا تَتُوْبُوْہُ وَاِلَّا کَا بَہُ وَاَلَا تَتُوْبُوْہُمْ فَاَھُوْ کُفْرٌ بِاِلٰہِکُمْ وَاِلَّا تَتُوْبُوْہُمْ

وہی ہے جو کہ
 شافعی کے
 صحیح ہے
 نہ کہ
 فاسق ہونا
 بسبب سننے
 گانے کے
 پس نہ ولی
 لائق ولایت
 کو اور نہ
 حاضرین مجلس
 لائق گواہی
 دینے کے
 نزدیک
 شافعی کے
 حاصل یہ
 کہ ایسا
 نکاح ان
 دو سبب
 کو ہر
 نزدیک
 شافعی
 کے صحیح
 نہیں ہوتا
 پس نکاح
 ایسا کرنا
 چاہیے
 کہ سہوں
 کی نزدیک
 رست ہو
 اور خزانہ
 الروایۃ
 میں نمبر
 یہ سے
 منقول ہے

یَعْلَمُ بِإِحْبَابِ طَبِيعِ أَعْمَالِهِ وَيَكُنْ إِعَادَةُ الْحَجَرِ أَنْ يَكُونَ وَطِئُهُ مَعَ أَمْرٍ أَيْتَهُ
 زِنَاؤُ الْوَلَدِ الْمَثُولُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ وَلَكِنَّ الشَّرْكَاءَ تَعْلَمُ أَنَّ بِحِكْمَةِ اللَّهِ كَذَلِكَ بَعْدَ
 ذَلِكَ بِحُكْمِ الْعَادَةِ وَكَهَذَا رُجْعٌ عَمَّا قَالُوا فَعَلُوا لَمْ يَقْعِ الْكَفْرُ وَهُوَ الْخُتَابُ
 یعنی جان کہ تحقیق جنس ان مسائل کی تین قسمیں ہیں بعضی نہیں سنی نمازین کو کہیں نہیں
 لازم کرتے کفر کو پس حکم کیا جاوی کر نیوالا اور نماز ساتھ رجوع کر نیکی طرف خدا کو اور اسے تنہا کر
 اور بعضے ان سے مختلف فیہ ہیں پس حکم کیا جاوی ساتھ تجدید شہاد کا احتیاط اور ساتھ توبہ کے
 اور رجوع کے طرف اللہ تم کی اور بعضی انہیں کی کفر میں بالاتفاق تحقیق ہو وہ لازم کرتے ہیں
 جیسا کہ اعمال اوسکے کو اور لازم آتا ہی اسناد حج کا اگر کیا ہو اس پر اور ہوتی ہے صحبت کرنی
 نیست ہونا
 اوسکی ساتھ بیوی اپنی کے زنا اور اولاد کہ پیدا ہوتی ہے اس حالت میں ولد زنا ہوتی ہے پس
 تحقیق وہ شخص اگر کہتا ہو کلمہ شہادت کا بعد اسکے بحسب عادت کی اور رجوع نہیں کرتا ہی
 اوس چیز سے کہ کسی ہے یا کسی ہی دور نہیں ہوتا ہی کفر اوسکا اور یہی مختار ہی تمام ہولی عبارت
 اربعین کی پس عورتوں کو چاہیے کہ جہاں گانا بجانا وغیر ذلک رسمیات خلاف شرع ہوں
 وہاں کی جانب سے احتراز کریں اور خاوندوں کو چاہیے کہ منع کریں ان کو وہاں کے جانی سے
 اور عورتیں فرمان برداری کریں ان کی اور تابع رسم و آئین برادری کی ہرگز نہ ہوں کہ یہاں
 کی بدنامی سہل ہے ایسا کام نہ کریں کہ میدان محشر میں کہ اولین و آخرین سب وہاں جمع ہوں
 ذلیل و رسوا ہوں کتاب اربعین مذکور میں لکھا ہے کہ اگر کوئی کو کسی کو کہ ہمارے تین رسوم مرقہ
 اس مبارکی سے ملے نہ ہوں موافق شرع کی ہوں یا نہ ہوں اسلیں کہ محفل شادی کی بدون
 ان رسوم کی مثل رسوم محفل میت کی ہوتی ہے اور ہم تاج رسوم اہل زمانہ کے ہیں شا
 ہوا ہم تم کو اختیار ہے کہ اپنے گھروں میں جو کچھ چاہو کرو اور ہم اپنے گھر میں جو کچھ

چاہینگے کہ عیسائی بدین خود موسیٰ بن خود نبیہ حکومت تھاری نہیں ہوئی تھی تو ایسے
 کلمات کہنے از روی حکم شرع شریف کے نہایت بُرے ہیں اس لیے کہ حکم خدا و رسول
 کو رسوا کرنا مقابلہ میں بھل و سبک جانتا اور رسوم و وجہ کو کہ اکثر ان کے مشتمل اور گناہوں
 اور بدعت اور ضلالت کو ہیں محکوم و مضبوط پکڑنا گویا کار دنیا کو اھور آخرت پر ترجیح
 دینی ہو پس اگر وہ اخیر عمر تک اسی طرح بسر کرے خوف نوال ایمان کا ہی سہاؤ اللہ من ذلک کتاب
 وغیرہ میں ذکر کیا ہے وَاِذَا قَالِ الرَّجُلُ لَعَنَیْہُ حُکْمُ الشَّیْءِ فِیْ ہٰذِہِ الْحَاذِئَۃِ کَذٰلَکَ
 فَقَالَ ذٰلِکَ لَعْنُیْ مِنْ بَرِّمِ کَارِیْکُمْ بِشَرِّ ذِکْرِ کُفْرٍ یَّحْنَدُ بَعْضُ الْمَشَیْخِ یَعْنِی
 جبکہ کہ آدمی کسی سے کہ حکم شرع کا اسل خادشہ میں اس طرح ہو پس کہ وہ شخص کہ میں
 رسم پر چلتا ہوں شرع پر نہیں چلتا تو وہ کافر ہو جاتا ہے نزدیک بعضے مشائخ کی اتنی ہیوں کو
 لازم ہے کہ جلدی تو بہ کرے اور رسوم خلاف شرع سے باز آوی اور اگر تو بہ نہ کی اور واسطہ
 کیا اور یا اچھا جانا او کو پس کفر کی طرف پہنچ لیجاتا ہے چنانچہ فتاویٰ عادیہ والی
 فی رسالہ امام شہاب الملۃ والدین کو سے کہ اوسمیں نوادر برہانی سے لایا ہے نقل کیا ہے
 حُکْمُ عَنْ ابْنِ نَصْرِ بْنِ الدُّبُوسِ عَنْ قَاضِیْ ظَہِیْرِ الدِّیْنِ الْخَوَارِزْمِیْ رَحِمَہُ اللہُ
 عَلَیْہِ مَنْ سَمِعَ الْغِنَاءَ مِنَ الْمُغَنِّیِّ اَوْ مِنْ غَیْرِ الْمُغَنِّیِّ اَوْ یَرٰی فِعْلًا مِنْ الْحَرَامِ
 فَيُحْسِنُ ذٰلِکَ بِاعْتِقَادٍ اَوْ غَیْرِ اعْتِقَادٍ بِصَبْرِ مُرْتَدٍّ اِیْ فِی الْحَالِ بِنَاءً عَلٰی اَنَّهُ
 اَبْطَلَ حُکْمَ الشَّرِیْعَۃِ وَمَنْ اَبْطَلَ حُکْمَ الشَّرِیْعَۃِ لَا یَکُونُ مُؤْمِنًا عِنْدَ کُلِّ مُجْتَہِدٍ
 وَلَا یَقْبَلُ اللہُ تَعَالٰی طَاعَتَہُ وَاحْبَطَ اللہُ تَعَالٰی کُلَّ حَسَنَاتِہِ وَبَانَتْ مِنْہُ
 اَمْرَاتُہُ فَاِنْ تَابَ لَا یَجِبُ الْقَتْلُ وَلَا یَضُرُّ عُنُقُہُ لِقَوْلِہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 مَنْ کَذَّبَ لَدِیْنِہُ قَاتِلُوْہُ فَاِنْ قَتَلْتُمْ قَاتِلَ قَاتِلِکُمْ قَبْلَ عَرْضِکُمْ لِاسْلَامِ کَرِہَ ذٰلِکَ

بیان ہو گیا
 تو حکم شرع
 اور بدعت
 کو ترجیح
 دینا
 کفر ہے
 اور اگر
 تو بہ نہ
 کی اور
 واسطہ
 کیا اور
 یا اچھا
 جانا او
 کو پس
 کفر کی
 طرف
 پہنچ
 لیجاتا
 ہے
 چنانچہ
 فتاویٰ
 عادیہ
 والی
 فی
 رسالہ
 امام
 شہاب
 الملۃ
 والدین
 کو سے
 کہ
 اوسمیں
 نوادر
 برہانی
 سے
 لایا
 ہے
 نقل
 کیا
 ہے
 حُکْمُ
 عَنْ
 ابْنِ
 نَصْرِ
 بْنِ
 الدُّبُوسِ
 عَنْ
 قَاضِیْ
 ظَہِیْرِ
 الدِّیْنِ
 الْخَوَارِزْمِیْ
 رَحِمَہُ
 اللہُ
 عَلَیْہِ
 مَنْ
 سَمِعَ
 الْغِنَاءَ
 مِنَ
 الْمُغَنِّیِّ
 اَوْ
 مِنْ
 غَیْرِ
 الْمُغَنِّیِّ
 اَوْ
 یَرٰی
 فِعْلًا
 مِنْ
 الْحَرَامِ
 فَيُحْسِنُ
 ذٰلِکَ
 بِاعْتِقَادٍ
 اَوْ
 غَیْرِ
 اعْتِقَادٍ
 بِصَبْرِ
 مُرْتَدٍّ
 اِیْ
 فِی
 الْحَالِ
 بِنَاءً
 عَلٰی
 اَنَّهُ
 اَبْطَلَ
 حُکْمَ
 الشَّرِیْعَۃِ
 وَمَنْ
 اَبْطَلَ
 حُکْمَ
 الشَّرِیْعَۃِ
 لَا
 یَکُونُ
 مُؤْمِنًا
 عِنْدَ
 کُلِّ
 مُجْتَہِدٍ
 وَلَا
 یَقْبَلُ
 اللہُ
 تَعَالٰی
 طَاعَتَہُ
 وَاحْبَطَ
 اللہُ
 تَعَالٰی
 کُلَّ
 حَسَنَاتِہِ
 وَبَانَتْ
 مِنْہُ
 اَمْرَاتُہُ
 فَاِنْ
 تَابَ
 لَا
 یَجِبُ
 الْقَتْلُ
 وَلَا
 یَضُرُّ
 عُنُقُہُ
 لِقَوْلِہِ
 عَلَیْہِ
 السَّلَامُ
 مَنْ
 کَذَّبَ
 لَدِیْنِہُ
 قَاتِلُوْہُ
 فَاِنْ
 قَتَلْتُمْ
 قَاتِلَ
 قَاتِلِکُمْ
 قَبْلَ
 عَرْضِکُمْ
 لِاسْلَامِ
 کَرِہَ
 ذٰلِکَ

وگشتی علیہ الخ یعنی منقول ہوا کہ وہ جیسی ہے کہ روایت فی قاضی الزہدین
 خوارزمی رح سے کہ جسے سنا گا نقوال سے یا غیر نقوال سے یا دیکھا کوئی فعل جہاں میں
 اچھا کہا اسکو باعقاد یا بغیر اعتقاد تو وہ مرتد ہو جاتا ہے اوسی وقت بنا برائے کہ
 اوسے باطل کیا حکم شریعت کو اور جسے باطل کیا حکم شریعت کو نہیں ہوتا ہر وہ ہون
 سب مجتہدوں کے نزدیک اور قبول نہیں کرتا اللہ تعالیٰ عبادت اور سنی اور مالک
 کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمام نیکیان اسکی اور مجدی ہو جاتی ہے اوس سے بیوی اسکی
 پس اگر تو بہ کی واجب نہیں ہوتا قتل اسکا والا ماری بہا و سہ گون اسکی بحسب
 فرمانے آنحضرت مسلم کے کہ جو کوئی تبدیل کرے دین اسلام کو پس مار ڈالو اسکو پھر
 اگر قتل کیا اسکو قاتل کہنے پر عید عرض کرنے اسلام کے اوس پر مکروہ ہے قتل اور نہیں آتا
 اوس پر کچھ اور ماہرین یہ بھی ہے فَإِنَّ صِلَةَ التَّصَدِيقِ وَلَا قَرَابَةَ التَّوْحِيدِ كَالْكَوْنِ
 مَعَ الْبُكَارِ شَيْءٌ مِنْ الشَّرِّ ثُمَّ قَالَتْ فَهَلْ فَجَّلَ رَحِمِي الْيَسِيرَ الْكَبِيرُ مِنْ أَكْثَرِ
 شَيْءٍ مِنَ الشَّرِّ لَيْتَ فَقَدْ أَبْطَلَ قَوْلَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حُكِيَ أَنَّ مُؤَسَّى عَلَيْهِ
 السَّلَامُ كُنَّا رَجَعُ مِنْهُمْ بَنَاتٍ أَسْفَاوَا سَمِعَ الصَّيَّامَ وَكَانُوا يُرَوِّحُونَ
 حَوْلَ الْحِجَابِ يَصْرِفُونَ الدُّفُوفَ وَالْمَزَامِيرَ فَقَالَ هَذَا صَوْتُ تَرَاوُفٍ لَمْ يَنْهَى
 پس تحقیق صحت تصدیق ورائے اساتذہ توحید کے نہیں ہوتا باوجود انکار کسی چیز کے
 شرک سے پس کہا محدث سے یہ کہیر اپنی میں کہ جسے انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت
 پس تحقیق باطل کیا کہنا اظہار لہ الا اللہ کا منقول ہے کہ تحقیق موسیٰ علیہ السلام جبکہ
 پھر سے یعنی کوہ طور سے غصہ تاک افسوس کرتے ہوئے اور سنی آوازیں اور نغمے لوگ قص کر رہے
 گوسالہ کہ شامی نے بیان کیا اور کجانی تحوٹ و مرزا میرس فرمایا یہ صورت فتنہ کی ہوتی ہے جان کہ

یعنی منقول ہوا کہ وہ جیسی ہے کہ روایت فی قاضی الزہدین
 خوارزمی رح سے کہ جسے سنا گا نقوال سے یا غیر نقوال سے یا دیکھا کوئی فعل جہاں میں
 اچھا کہا اسکو باعقاد یا بغیر اعتقاد تو وہ مرتد ہو جاتا ہے اوسی وقت بنا برائے کہ
 اوسے باطل کیا حکم شریعت کو اور جسے باطل کیا حکم شریعت کو نہیں ہوتا ہر وہ ہون
 سب مجتہدوں کے نزدیک اور قبول نہیں کرتا اللہ تعالیٰ عبادت اور سنی اور مالک
 کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمام نیکیان اسکی اور مجدی ہو جاتی ہے اوس سے بیوی اسکی
 پس اگر تو بہ کی واجب نہیں ہوتا قتل اسکا والا ماری بہا و سہ گون اسکی بحسب
 فرمانے آنحضرت مسلم کے کہ جو کوئی تبدیل کرے دین اسلام کو پس مار ڈالو اسکو پھر
 اگر قتل کیا اسکو قاتل کہنے پر عید عرض کرنے اسلام کے اوس پر مکروہ ہے قتل اور نہیں آتا
 اوس پر کچھ اور ماہرین یہ بھی ہے فَإِنَّ صِلَةَ التَّصَدِيقِ وَلَا قَرَابَةَ التَّوْحِيدِ كَالْكَوْنِ
 مَعَ الْبُكَارِ شَيْءٌ مِنْ الشَّرِّ ثُمَّ قَالَتْ فَهَلْ فَجَّلَ رَحِمِي الْيَسِيرَ الْكَبِيرُ مِنْ أَكْثَرِ
 شَيْءٍ مِنَ الشَّرِّ لَيْتَ فَقَدْ أَبْطَلَ قَوْلَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حُكِيَ أَنَّ مُؤَسَّى عَلَيْهِ
 السَّلَامُ كُنَّا رَجَعُ مِنْهُمْ بَنَاتٍ أَسْفَاوَا سَمِعَ الصَّيَّامَ وَكَانُوا يُرَوِّحُونَ
 حَوْلَ الْحِجَابِ يَصْرِفُونَ الدُّفُوفَ وَالْمَزَامِيرَ فَقَالَ هَذَا صَوْتُ تَرَاوُفٍ لَمْ يَنْهَى
 پس تحقیق صحت تصدیق ورائے اساتذہ توحید کے نہیں ہوتا باوجود انکار کسی چیز کے
 شرک سے پس کہا محدث سے یہ کہیر اپنی میں کہ جسے انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت
 پس تحقیق باطل کیا کہنا اظہار لہ الا اللہ کا منقول ہے کہ تحقیق موسیٰ علیہ السلام جبکہ
 پھر سے یعنی کوہ طور سے غصہ تاک افسوس کرتے ہوئے اور سنی آوازیں اور نغمے لوگ قص کر رہے
 گوسالہ کہ شامی نے بیان کیا اور کجانی تحوٹ و مرزا میرس فرمایا یہ صورت فتنہ کی ہوتی ہے جان کہ

۱۔ شہر و محلہ منس و آلات لمو کے قسم معارف و مزامیر سے کہ نقارہ و ڈھول اور تاشہ اور مرقہ
 اور طبلہ اور سازنگی اور شہنا اور آتش بازی و آرایش وغیرہ میں موجود ہوں خواہ بچہ عیسیٰ
 منس اور خواہ ووشادہ وین شریک ہونا اور جانا و مان از و حکم شریعت کے جائز نہیں ہے
 بلکہ رام کرنا اسچہ فقہ اور حدیث کی کتابوں میں مشروحات کو ہی اور فرمایا حضرت شیخ عبد القادر
 جیلانی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین میں ہذا کذا ککان خالیاً عن المنکر
 فَإِنْ حَضَرَ مِنْكُمْ كَمَا ظَهَرَ أَلَمْ تَمَارُوا الْعُمُودَ وَالْكَائِبَةَ الشَّابَّاتِ الْمَعَارِفَ
 الْكَتَابِيَّةَ وَالشَّيْبَانِ وَالشَّابَّاتِ وَالْجُرَّانِ الَّذِي يَلْعَبُ بِهِ التُّرْكُ لَا يَجْلِسُ
 هَذَا لِيَكُنْ كَمَا يَجِبُ ذَلِكُمْ بِمَعْنَى حَاضِرًا مَجْلِسٍ وَغَيْرِ مَعْنَى اَوْ سَوْتِ ہر کہ خالی
 ہو منکرات سے پس اگر مروجہ ہو کوئی منکر مانند نقارہ اور مزامیر اور عود اور سنہ اور باب
 اور آلات سرور و طبلہ اور شہین اور شہابہ اور جُرَّان کے کہ کھیلتے ہیں ساتھ او کے
 ترک نہ بیٹھ و مان اسلیے کہ یہ سب رام ہیں اتنی اور ہر مسلمان کو واجب ہے کہ امور نہایت
 اور معصیت نہ اور نہ تاں ہی اہل بدعت کی سے اگرچہ قرابت قریبہ رکھتے ہوں مانند مان
 باپ اور بہن اور بیٹی اور بیوی وغیرہ کے اجتناب کرے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے
 لَا تَحِبُّوا قَوْمًا يَتَّبِعُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا
 آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أَلَا يَتَذَكَّرُ أَلَا يَأْتِيهِمْ
 اُنُسٌ قَوْمٌ كُفْرَانِ کہ بہن ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے باین صفت کہ وہ
 کہیں ساتھ اوں شخص کے کہ مخالفت کرے اللہ کی اور او کے رسول کی اگرچہ
 ہوں وہ باپ او کے یا بیٹے او کے یا بھائی او کے یا کنبے کے لوگ او کے آخر
 آیت تک کہ سورہ مجادلہ میں اسی کا ذکر ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

یَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْعِنَاةِ اَلَا بَعَثَ اللّٰهُ عَلَیْهِ شَیْطَانِیْنَ اَحَدٌ هُمَا عَلٰی هٰذَا
 اَمْتَدِبْ وَالْاٰخِرُ عَلٰی هٰذَا الْمُنْكَسِبِ فَلَا یَزَالَانِ یَضْرِبَانِ بِاَحْجَلِهِمَا خَلْفَهُ
 یَكُوْنُ هُوَ الَّذِیْ یَسْتَكِدُّ اِنْتَهٰی یعنی نہیں ہر کوئی شخص کہ بلند کرے آواز اپنی ساتھ
 گانیکو کہ بہجتا ہے اور متعین کرتا ہے واللہ تعالیٰ او سپر و شیطان کہ یکہ او نہیں ہر ایک شانی پر پوتا ہے
 اور دوسرا دوسری شانی پر پس ہمیشہ دونوں مارتے ہیں او سکو ساتھ لاتون اپنی کی بھان تک
 کہ وہ جو پہنچتا ہے اور بجانا دف کا بغیر گانیکہ واسطے اعلان نکاح کے مباح ہے جیسے کہ دیکھتے
 لکھا ہے کہ طبل غزاة اور دف کہ مباح ہے بجانا او سکا شادی میں تاوان دیو جاوین سہا
 تلف کر نیکہ بلا خلاف پس عبارت بدایہ اور ذر الختار سے معلوم ہوا کہ غنا اصل مذہب میں
 حرام ہے اور بجانا دف کا بغیر گانیکہ مباح ہے واسطے اعلان نکاح کو اور تنبیہ الانام میں برہی
 سے لکھا ہے کہ مضایقہ نہیں دف بجانے کا نکاح کی شب میں اعلان نکاح کے لیے و قلیکہ
 دف بجانچہ دار نہو اور اسکے بجانے میں نیت لب کی اور گانا نہو اسلیے کہ مکروہ ہے لب و گانا
 اور اوسے میں یہ بھی ہے کہ سننا باجو کا اور بیٹھنا او سپر فسق ہے لیکن بجانا دف کا واسطے اعلان
 نکاح کی اس طرح پاہم جیسے کہ طبل یعنی نقاری کو بجاتے ہیں انتہی اور حمادیہ میں ہے کہ کہا معلی
 فی کہ کہا ابو مہاجر نے کہ خبر دی ہو کہ ابان بن عباس رضی عنہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مکروہ رکھا تمہارے لیے شراب اور جوئی او
 مزامیر اور آلات سرد کو اور ڈھول اور دف کو پس پوچھا میں ابو المہاجر سے کہ کیوں کر
 بجاتے تھے دف پہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تھی عورت جسوقت کہ ہوتی
 شادی لیتی چلتی اور لکڑی پس چڑھتی اور پھر پور مارتی لکڑی چلتی پڑھتی لوگوں کو کہ شادی
 ہے انتہی اور گانا ڈونسی کا ساتھ دف کو اگرچہ عورتوں کی محفل میں ہو جائز نہیں اسلیے کہ اس

مباح ہے بجانا دف کا نکاح میں اعلان کر لیے

صورت میں جمع کرنا ہی مباح و حرام میں تو رجحان کہ مباح و حرام جمع ہون حرام کو ترجیح دینے
 میں جیسے کہ کہا اَشْبَاهُ مِنَ اِلَّا الْجُبْنَ وَالْحُلَّالَ وَالْحُلَّالَ غَلَبَ الْحَرَامُ وَلَوْ عَسَاهَا
 مَا اَجْتَمَعَ الْحَرَامُ وَوَمِنْهُ اِلَّا غَلَبَ الْحَرَامُ اُنْھٰی یعنی جبکہ جمع ہو حلال حرام غالب ہوتا ہو حرام
 اور معنی اس کی ہر جمع نہیں ہوتی ایک چیز حرام کر نیوالی اور مباح کر نیوالی مگر کہ غالب ہوتی ہے
 حرام کر نیوالی تمام ہوتی عبارت اَشْبَاهُ کی اور دینا کچھ ڈوسنیوں وغیرہ کو کافی پر اجرت کا نیکی ہوتی
 ہو اور دینا اور لینا اجرت کا گانے پر حرام ہے چنانچہ عبارت ہدایہ کی کہ قَابِ الْاِجَارَہِ مِنْ ہِیْ
 اس معنی پر دلالت کرتی ہے وَاَلَا یَجُوزُ اِلَّا سِتِجَارَہِ عَلَی الْغَنَاءِ وَالْوُجُوْہِ وَکُنَّا
 سَائِرِ الْمَلَکَہِیْ لَا تَنْہٰی سِتِجَارَہِ عَلَی الْمَعْصِیۃِ وَالْمَعْصِیۃِ لَا تَنْہٰی سِتِجَارَہِ بِالْعَقْلِ
 یعنی جائز نہیں ہر نوکر و مزدور مقرر کرنا غنا اور نوکر پر اور اسی طرح ہیں تمام باجو اسلئے کہ
 نوکر و مزدور پکڑنا ہی گناہ پر اور گناہ مستحق عہد کا نہیں ہوتا اُنْھٰی تمام ہوتی عبارت رابعین کی
 اور حضرت شیخ الاسلام کی کبریٰ محدث ہیں اولاد حضرت شیخ عبدالحق کی سترجیمہ بخاری میں
 لکھا ہے کہ فقہاء کو کہ اہل فتویٰ اور امانت اور مقتدا سے دین ہیں بیچ حرمت اور کراہت غنا
 کو تشدید و تغلیظ ہے اور صحیح تراور شہور تر چاروں اماموں سے قول ساتھ کراہت کی ہے
 اور اخلاق حرام کا بھی آیا ہے قاضی ابوالطیب نے حرام ہونا غنا کا عام شریعی اور سفیان ثوری
 اور حماد اور غنمی اور فاکھی سے نقل کیا ہے اور منقول ہے اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سے بھی اور
 بنوی نے معاملہ میں کہا ہے کہ غنا حرام ہے تمام اربان میں اور قرطبی نے کہا کہ خلاف نہیں ہے
 بیچ حرام ہونے اور سکی کے اس لیے کہ وہ قبیل ہو و نسب کی سے ہو کہ مذہب ہو بالاتفاق تمام ہو
 قول حضرت شیخ الاسلام کا اور قاضی عصمت اللہ سہا پوری نے ایک رسالہ حرمت غنا میں کہا
 ہے کہ اوہین آیات اور احادیث و قول فقہاء سے ثابت ہو سکی ثابت کی ہے اگر کوئی او کو نظر انصاف سے

یہ عبارت صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے

دیکھو تو راگ کی پاس نہ پھٹکے چنانچہ تھوڑا سا مضمون اوسکا بطور نمونہ لکھا جاتا ہے کہ وہایت کیا
 حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں کہ جسو کان رکھا طرف آواز راگ کی نہیں نزن دیا جاوے گا اوسکو
 یہ کہ سنے آواز و جانوں کی جنت میں کہا گیا کہ کون ہیں روحانی فرمایا قرآن اہل جنت کی انتہی
 اور اگر کوئی کہی کہ کیا دلیل ہے کہ جہان حرام و مباح جمع ہوں تو حکم ساتھ حرام کی کرین ہم اور ساتھ
 مباح کے نکڑیں اسکا جواب ہم یہ دینگے کہ تمام اماموں اصول فقہ کے نے اجماع کیا ہے اسپر
 جہان دو روایتیں یعنی فقہ کی پاویں ہم یاد وحدشین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو چکی
 ہوں کہ ایک اونہیں سے دلالت کرتی ہو کہ فلاں چیز مباح ہے اور دوسری دلالت کرتی ہو کہ وہ چیز
 حرام ہے اور تالیخ معلوم نہیں کہ یہ حدیث اول صادر ہوئی ہے یا وہ تو اتفاق تمام علما کا ہے
 اسپر کہ وہ حدیث کہ دلالت حرمت پر کرتی ہے راجح اور ناسخ ہی پس جہان کہ مباح و حرام
 ایک چیز میں جمع ہوں تو وہ چیز حرام ہوگی اور یہ بات اصول بزدوی میں ثابت ہوئی ہے
 عالم کامل چاہیے تا اصول فقہ کو معلوم کیسے تمام ہوا کلام قاضی عصمت اللہ کا پس
 بنظر انصاف دیکھتے تو ان روایتوں سے حرمت نری راگ کی بھی صراحتہ ثابت ہوتی ہے اور قطع نظر
 اسکے جن علمائے کہ جواز اسکا لکھا ہے اونہوں نے بھی تو بہت سی قیدیں لگائی ہیں از انجملہ ایک یہ
 قید ہے کہ اوس راگ میں جھوٹ اور فحش وغیر ذلک مضمون بد نہ ہو پس اسوقت میں وہ کہاں میں ہے
 اکثر غزلین وغیرہ جھوٹ اور سبائتہ سے خالی نہیں پس ضرور اس سے پرہیز کرنا چاہیے نہ مردوں کو
 سنا چاہیے اور نہ اپنی بیویوں کے لیے راکمیں خواہ اپنی گھر میں خواہ غیر کے گھر میں جا کر اور عورتوں کو
 اس بات میں بھی اطاعت کرنی چاہیے اپنے خاندون کی اور بعض اوقات لوگ گانے بجاتے
 ہیں تو شریک نہیں ہوتے لیکن اہتمام میں اوس محفل ہد کے رہتے ہیں یا بعضے مکان
 یا فرش وغیرہ دیتے ہیں وہ بھی شریک ہیں اوس گناہ میں ایسی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مضمون
 یہ کہ اسکا
 صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم
 یہ حدیث
 کہ جہان
 دو روایتیں
 یعنی فقہ
 کی پاویں
 ہم یاد
 وحدشین
 مصطفیٰ
 صلی اللہ
 علیہ وآلہ
 وسلم کی
 ہو چکی
 ہے

وَلَعَا وَنَوَاعِلَ الْبِرِّ وَالْتَفَوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ يَعْنِي اور آپس میں مدد
 کرو نیکی اور تقویٰ پر اور نہ مدد کرو گناہ اور ظلم پر اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی باعث اور
 سبب بُرائی کا ہوتا ہے اسکو بھی اوستا ہی گناہ ہوتا ہے کہ جتنا اوسکے کریں والی کو ہوتا ہے جتنا چاہے یہ حدیث
 مشکوٰۃ میں موجود ہے پس بالکل پرہیز کرنا چاہیے ان رسمیات بد سے کہ نہ مرتکب ہو اور نہ انکا اور
 نہ مہتمم و سبب یہ دنیا چند روزہ ہے کیون اسکی خاطر اپنی آخرت برباد کرے ایک روایت میں
 آیا ہے کہ بدترین آدمیو کا مرتبہ میں دن قیامت کی اللہ کے نزدیک وہ ہو گا کہ غیر کی دنیا کی سیلے
 اپنی آخرت برباد کرے عیاذ باللہ سنہ اور ایک چیز بُری اور ہے کہ اوسکی بُرائی کا خیال بھی نہیں
 کیسکو کہ وہ رسم بخیری کی ہے کہ جب دولہ دولہن بعد نکاح کے اول مجالست کرتے ہیں تو
 اوسکی خوشی میں بیٹی والے بخیری وغیرہ بھیجتے ہیں دولہ کے مان واہ کیا بیجائی ہے ذرا اسکے
 قبائح کو سوچنا تو چاہیے کہ کیا کیا اسمیں بُرائیاں ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے
 جس امر کے اخفا کو فرمایا ہوا اسکو یہ شہرت دیتی ہیں اور جو کہ باغیرت ہیں انکی جبلت میں اسکا
 اخفا ملحوظ ہوتا ہے پھر بھیجنے والے نے تو ایسی بیجائی کی اب وہ بخیری جسکے مان جاتی ہے
 وہ مبارکبادی دیتا ہے خیال تو کریں کہ کیا شرم معلوم ہوتی ہوگی اوسوقت لیکن چونکہ
 رواج اس رسم کا بہت ہے شاید شرم نہ آتی ہو خیال کر کر دیکھیں تو او اسمیں بھی خوف کفر ہے
 کہ امر بیجائی پر خوش ہونا اور مبارکبادیاں دینی اور اچھا جانتا اسکو ہوتا ہے غرضکہ حوالہ یہی
 رسمیں ہیں مرد و نکو چاہیے کہ منع کریں عورتوں کو انسی اور عورتوں کو چاہیے کہ فرمان برداری کر
 اپنی خاوندوں کی اونہیں اور اتفا کریں اون رسموں پر کہ جو حضرت کی اور صحابہ کرام کے وقت
 میں ہوتی تھیں اور حضرت سے اس باب میں اسقدر ثابت ہوا ہے کہ جب حضرت فاطمہ کا نکاح
 کرنے لگی تو کچھ خوشبو منگائی انکی لیے اور حکم کیا گوگو نکو چیز تیار کر نیکا پس تیار کی گئی

بیان نکاح حضرت فاطمہ کا اور عمار و مہر سنوں

ایک چارپائی لٹنی ہوئی خراما کی رسی کی اور تھک گیا ایک تو شنگ چمڑکی کہ بھرتھا اس کے اندر
 یعن خراما یعنی پوست دخت خراما کا توجہ نہ تھا اس سے فرمایا کہ جب تھاری پاس فاطمہ آوین تو
 اونسے کچھ کلام نکرنا یا کھانک کہ آونین تھاری پاس پس آئین حضرت فاطمہ ہمراہ ام ایمن کے
 یہاں تک کہ ٹھہرین ایک جانب گھڑی اور حضرت علی رضیک جانب میں تھو کہ اس حال میں آنحضرت
 تشریف لائی اور فرمایا کہ کیا ہیں یہاں بھائی میری یعنی حضرت علیؑ کہا ام ایمن نے کہ موجود ہیں
 بھائی تمہارے کیا کلام انکا کیا اپنی بیٹی یا آنحضرت نے مان اور داخل ہوئی آنحضرت گھڑی پھر
 فرمایا حضرت فاطمہؑ کو کہ لا میری پاس پانی پس آنحضرت فاطمہؑ طرف بڑی پیالہ چوبی کر کہ گھڑی
 رکھا ہوا تھا پس لائین پانی پس لیا حضرت نے اور سکوا اور کلی کی او میں پھر فرمایا فاطمہؑ کو کہ آؤ
 پس آؤ آئین فاطمہؑ پس پانی چھڑکا آپ نے اور پر سینہ اور سر او کو کہ اور کہ لا لکم فی آجیۃ ہذا
 یاک و خیر لکم ما من الشیطان الرجیم چ پھر فرمایا او کو کہ پیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری و نون
 پس ڈال پانی در میان دونوں مونڈ ہوا او کو کہ پھر کیا مانند اسکے واسطے حضرت علیؑ کے پھر
 فرمایا حضرت علیؑ کو کہ داخل ہو اپنی اہل کے پاس بنام خدا تعالیٰ کو اور ساتھ برکت کو اور او
 روایت میں آیا ہو کہ حضرت علیؑ نے خواستگاری کی حضرت فاطمہؑ کی پس فرمایا آنحضرت صلی
 علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھ کو میری رب نے بھی بھی حکم کیا ہے پھر بعد چند روز کے بلوایا حضرت نے ابو بکرؓ
 اور عمرؓ اور عثمانؓ اور عبدالرحمنؓ اور چند انصار کو پس جبکہ جمع ہو وہ اور اپنی اپنی جگہ پر گئی اور
 حضرت علیؑ غائب تھو پس آنحضرت نے خطبہ نکاح کا پڑھا پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ عزوجل نے حکم کیا
 مجھ کو یہ کہ نکاح فاطمہؑ کا کرو میں علی بن ابی طالبؑ پس تحقیق گواہ ہو تم کہ تحقیق میں نے
 نکاح کیا انکا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو ساتھ اسکو علی پھر منگایا آنحضرت نے طبق خراما خشک کا
 پھر فرمایا کہ لوٹ لو پس لوٹ لیا لوگوں نے اور آئی آنحضرت علیؑ پس مسکرائی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک چارپائی لٹنی ہوئی خراما کی رسی کی اور تھک گیا ایک تو شنگ چمڑکی کہ بھرتھا اس کے اندر

لَا يَزِيدُكُمْ فِي الْفَخْرِ فِي الْحَسَابِ لَنْفَعَنَّ فِي الْأَنْسَابِ لَا سَتَسْقَا بِالنَّجْمِ النَّجْدُ
 وَقَالَ لِلْأَحْيَاءِ إِذَا لَمْ تَنْبُ قَبْلَ مَوْتِكُمْ أَتَقَامُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَعَلَيْهَا سِرُّ الْفَطْرَانِ
 وَدَرْجُ مَنْ جُكِبَ يَعْنِي چارچیر میں میری امت میں امر جاہلیت سے میں نہیں چھوڑتا
 لوگ اونکو ایک تو فخر کرنا حسبوں میں اور طعن کرنا حسبوں میں اور طلب کرنا میں کا ساتھ
 ستاروں کی یعنی یہ اعتقاد کرنا کہ فلانا ستارہ فلانی منزل میں آویگا تو اوسکی تابش سے پیچھے رہی گا
 اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ عورت نوحہ کرنے والی جسوقت کہ نہ توبہ کرے پہلے موت اپنی کے کہی کیجاوگی
 دن قیامت کو اس حال میں کہ اوپر کرتے ہوگا قطر آن اور ایک کرتے ہوگا غارش کا یعنی سسطی کجاوگی
 اوسکے بدن پر غارش بعد از ان ملینگو اوسپر قطر آن تاریخ زیادہ ہو اور آیا ہو کہ لَعَنَ سُرْمُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسِخَةَ وَالْمُسْتَقْبَحَةَ يَعْنِي لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 آلہ وسلم نے نوحہ کرنے والی کو اور سنو والی کو اور آیا ہو کہ آنحضرت نے فرمایا اگا بری کسی سے چھلے
 وخصلی وخرق یعنی میں بیزار ہوں اوس عورت سے کہ سرمند آیا اور آواز بلند کی یعنی بیا
 کیا اور چنی چلائی رونو میں اور کپڑی بھاڑ ڈالی پس ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بیان کرنا
 اور رونامینا بہت ہی گناہ ہے مرد کو چاہیے کہ سب سے اوس سے اور عورت کو چاہیے کہ سب سے
 فرمان برداری کرے خاوند کی نہ اپنے گھر میں بعد مرنے کیسیکیر سمین کرے اور یہ کسی کے
 مان بتقریب تعزیت کے جا کر کرے بلکہ جہاں جاوے تو تسلی دی اوسکو اور صبر کرنے کو
 کہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے مَرَّتْ لِي مُصَابَا فَكَلْتُ مُثْلَ أَجْرَةٍ يَعْنِي جو کوئی تسلی
 دے اور صبر کرنے کو کہی مصیبت زدہ کو پس واسطے اوسکے مصیبت زدہ کا سا ثواب
 حاصل ہوتا ہے اور جو کہ اس رسم کو جاری رکھے اور منع نہ کرے اس سے اور پھر اوپر کوئی نوحہ
 کرے بعد مرنے اسکے کہ تو اوسکو عذاب دیا جاتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

سیرت
 شہدائے حق
 دو جو خدا کی
 توفیق پائی
 چو بس جہاں جانی
 غارت کی بیان
 و مکتوب ہونے
 بین اسرار
 فیض سے وہ
 ہو اور صبر
 شفیق صبر
 صبر رواہ
 الزہراء و ابن
 ابیہ

اون یتیم بچہ کو تو بوشش بھی نہیں ہوتا اور سکھ اور قرابتی وغیرہ اور مال میں سے ہر مال اپنے مال
 اور بھی کر نیکی یہ صرف کرتے ہیں اس کا فی وغیرہ میں اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ تو دنیا سے
 اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی اَنْ یُّدٰوِلُوْهُمۡ یَکْفُرُوْنَ اُولٰٓئِکَ یُفۡسِدُوْنَ فِی السُّلۡطٰنِ
 فَاَرَاۤءَ مَسٰیۡلُہُمۡ سَیِّئًاۤ اَمْ یَظُنُّوْنَ اَنۡ یَّکُوْنُوْا فِیۡ سَیِّئًاۤ اَمْ یَظُنُّوْنَ اَنۡ یَّکُوْنُوْا فِیۡ سَیِّئًاۤ اَمْ یَظُنُّوْنَ
 سوا اسکے نہیں کہ کھاتی ہیں اپنی بیڑوں میں اک اور قریبیہ کہ داخل ہوتے ہیں اور ان کو
 اور کس اوقات بیت پر لگانے کے لیے مال قرض لیتے ہیں اور بیچتے ہیں اور اسکے بیچتے ہیں اور بیچتے ہیں
 حیران و پریشان ہوتے ہیں کیا عقلمند ماری گئی ہیں کہ دین و دنیا کا نقصان کریں۔
 ہیں اور جو کوئی اس کو منع کرے تو کہتے ہیں کہ یہ وہابی ہو یا کیا سمجھتے ہیں کہ یہ وہابی ہو یا کیا
 دین و دنیا کی مانع خیر خواہ کو برا بھانتی ہیں اگر ذرا مائل کریں تو اس کی خرابیاں معلوم کریں وہ
 جو حضرت نو فرمایا ہر محبت اللہ کی ہے یعنی وہی وہی ہے کہ دست کر کند تیرا اور یہ سب کو اس کا
 اور بھرا کر دیتا ہے وہ ان پر صادق آتا ہے اور بعض اوقات اہل مصیبت ہوتے ہیں کہ
 اس کے گھر پر لوگ ڈہسے دیتے ہیں ایک تو اس کا عزیز مراد کا بیچ اوٹھا یا دوسرے یہ بیڈاری
 اس کا گھر لوٹنے گئے مرد کو چاہیو کہ منع کریں اپنی بیویوں کو ایسی رسموں میں شریک ہو کر
 اور عورتوں کو ماننا چاہیے نہ یہ کسی کے ہاں جاوے گی نہ کوئی اس کے ہاں آوے گا اور سوقت میں
 عورتوں کو تو کہیں جاتا ہی نہ چاہیو ایسی رسموں میں اگرچہ تعزیت سنت ہی لیکن اون سے
 سنت کہاں آواہوتی ہی یہ تو طرح بطرح کی گناہوں کی ترک ہوئی ہیں البتہ جہاں یہ
 نر اپان ملازم توین تو شوق سے جاوین لیکن صاحب مصیبت کی ہاں جا کر رات کو نہ رین
 کہ یہ بہت برا عیبت کیا ہے اجری نے ابی موسیٰ شصالی سے کہ کہا اونہوں نے کہ مرین ہیں
 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو جا تو اور تعزیت کراؤ کی اور راکھ کو اون کی پاس

کہ ہم میں اور آل عمرین بڑا ارتباط ہو پس وہ بیوی آئی یسین وہ انسی ہو کر پس کہا ابو موسیٰ شافے
 کہ کیا نہ حکم کیا تھا میں نے سب کو کہ رات کو رہنا اونکی پاس نہیں کہا اونکی بیوی نے کہ ارادہ کیا تھا
 میں رات کو رہنے کا اونکے پاس پس آئی ابن عمر اور نکال دیا پہلو اور کہا نہ جاؤ تم راگوز کہ میری
 بہن کو عذاب دین اور ابن عمر ہی سے روایت ہے کہ کہ رات کو رہنا اہل بیت کو پاس نہیں ہے
 مگر اہل بیت سو کہ اجری نے کہ یہ تمام اسوأت ہو گئی ہیں لوگوں کو نزدیک سنت رہنا کے
 ترک کرنا بدعت جا تو تین پس اولیٰ علیہ السلام اور شیخین کے احوال تھا ابن عباس نے کہ میں نے
 آتا کو کہ کوئی سال مگر کہ رات میں اوسین سنت کہ اور زندہ کرتی ہیں اوسین بدعت کو یہاں تک
 کہ مگر کہ نہتین اور زندہ کی کہیں بدعتیں نہ کر گز نہیں چل کیا جاتا سنتوں اور نہیں بڑا جانا
 بدعتوں کو مگر کہ آسان کر تا ہی اللہ تعالیٰ غصہ اوٹھانا لوگوں کا البتہ وہ مخالفت کرتا ہی اونکی اوچیز
 میں کہ وہ ارادہ کیا ہے میں اور آگاہ کر دیتا ہوں یہ چیز ہے کہ عادت پکڑی ہے اونہوں نے
 الخ یہ رہا تین ولوی حید علی سے نقل کی ہیں اپنی رسالہ میں پھر اور بری رسم یہ ہے کہ
 اکثر اقرباء کے کہتے ہیں حال آنکہ حضرت فرمایا ہوں کہ کحل کا حکم ہے **قَوْلُ مَنْ دَلَّهِ وَالْيَوْمِ**
الْآخِرِ اَنْ يَّجِدَ حَيًّا فَيَقْتُلُوْهُ كَلَّتْ لَيْكُلُ لَا اَكْلُ زَوْجٍ اَرْجَا اَنْ تَشْهَرُ وَخَشَرُ
 یعنی نہیں درست رات سے اوس عورت کے کہ ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور روز آخرت پر اور یہ کہ
 سوگ کرے کسی میت پر زیادہ تین رات سے مگر خاوند کو مرنے میں چار مہینے اور دس دن سوگ
 کرے اور انکا سوگ تو سوگ ہی بڑا ہماری ہے کہ چیز مسنون میں بھی شریک نہیں ہوتی
 بلکہ مانع ہوتی ہیں یعنی کیا مقدور کہ برادری میں کوئی نکاح کر سکے اور یہ اوسین شریک ہوں
 انکا سوگ خاصا ہونکا سا سوگ ہے آی صاحبو شیا بہ خواب غفلت سے کہ تمہارا
 پیغمبر صاحب فرماتا ہیں **مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ** یعنی جو جس قوم کی مشابہت

و بدعات کی بات تو نہیں مرد کو چاہیے کہ اہل علم سے اول بات کو دیکھ کر اس کے لئے اس بات کو
 اور وہ فرمان برداری ازہی کریں مگر انکار کریں والا اول در آخر اس کے لئے الہام اور ہدایت
 کمال نہ ہو مگر اللہ صم و قفنا و اھل ناکالی سبب استقامت و عین سبب الحاکمین
 باب و مدارج بیان حق بیویوں کے خاوند شہر یا باہر سے کہ ہر مرد کو لازم ہے کہ اپنی
 بیوی کو علم دینی سکھائیں کہ فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر مسلمان کے علم کے
 العلم فی ریحۃ علی کل مسلم و مسلمۃ یعنی ہر مسلمان کا علم کا فرس جو ہر مسلمان
 اور مسلمان عورت پر لگتا ہے انہی مشکوٰۃ تادہ بسبب جنات کہ کفر و گناہ میں گرفتار نہ ہوں اور
 دونوں کی دنیا اور آخرت میں اچھے گزرتے ہر افساد دین و دنیا کا کسی شے نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہر مسلمان
 پیستے سنتی ہیں اور نہ بیوی کو چڑھائی سنائی میں پس ہر لائی ہر لائی میں اس کی کوئی چیز
 کریں اور حق ہے مرد و بیوی کہ اپنی بیویوں اور بیچوں اور گھر والوں کو شہر کہ اور گھر والوں کو
 باز کریں اور بجا لانا طاعات کہ عیسے تاکید کریں کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے یا ایہا الذین
 آمنوا قوا أنفسکم و اولئیکم حذارا و قودھا الذین کسوا و ائیکم کسوا
 یعنی اسے ایمان والو بچاؤ اپنے نفس کو اور اپنے گھر والوں کو اس کے لئے کہ اس کے لئے
 ایندھن آدمی اور تہذیب و ہونے اس کی تفسیر میں صاحب مدارک نے یوں لکھا ہے کہ آپ بھی
 طاعات بجا لاؤ اور ترک معصیت کرو اور اپنے گھر والوں کو بھی طاعات کرنا کہ اور گھر والوں
 ہر کو انتہی پس چاہیے کہ اپنی بیویوں اور گھر والوں کو نماز اور روزہ وغیرہ پر مافروض و
 واجبات اور اچھی باتوں کو کر نیکی تاکید کرو بلکہ کچھ تعزیر بھی نیکی آئی ہے بیوی کو ترک نماز وغیرہ
 پر چنانچہ ملتقی مابین لکھا ہے کہ جائز ہے خاوند کو یہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو ترک
 کرنے نہایت پر اور نہ قبول کرنے پر اس کے کہنے کو جبکہ خدا نے اس کو طرفہ بچھونے

قَوْمٌ مِّنْهُمْ وَمَنْ كَفَرَىٰ عَمَلٌ قَوْمٌ كَانَتْ شَرًّا لِّكَالْمَلِكِ عَمَلٌ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ
 کسی قوم کی اپنی بھی اونہیں میں سے ہو جائے جو کوئی راضی ہو کسی قوم کو عمل کا ہوتا ہے تو ایک بہتر کر دے گا
 اور ایسی جگہ فاتحہ درود پڑھنا بھی درست نہیں اس لیے کہ ایسی جگہ قاتل ازالہ اور نافذ کر دے تو
 اور نجاست باطنی رکعتی ہی اور فاتحہ درود ایسی جگہ پڑھنی چاہیے کہ پاک ہو نجاست تمام ہی اور
 باطنی سے پس صحیح شخص کہ پانچاٹھین کلام اللہ اور درود پڑھ گیا ملاست کیا گیا اور طہس کہ پانچاٹھ
 ایسی ہی اس جگہ کہ نجاست باطنی ہو اور قابل ازالہ کو وہاں بھی پڑھنا موجب ملاست اور
 ملعونیت کا ہو گا کہ بر محل پڑا اور بدون بنائی تعزیر وغیرہ کو فقط اوس مکان میں کہ تبرک
 صحیح مثل ہو مبارک کہ رکھا ہو یا نہ رکھا ہو مجلس گریہ وزاری کی مرتب کرنی اور وہاں فاتحہ درود
 پڑھنا بھی جائز نہیں اس لیے کہ یہ بھی بدعت سیئہ ہے اور فقط ذکر کرنا احادیث صحیحہ شہادت کا اور ختم کلام
 وغیرہ پڑھنا مضائقہ نہیں اور تبرک صحیح مانند ہو مبارک کا اکثر جگہ صحت کو نہیں پہنچتا پس
 تبرک ہونا اور کا بنا بر اوام عوام کا لانعام کی ہی اوسکو تبرک جاننا چاہیے جب تک کہ تبرکیت اوسکی
 ثابت نہ ہو اعتقاد اوسکی صحت کا کرنا چاہیے اور جب تبرکیت اوسکی منقوہ ہوئی محض مجلس گریہ و
 زاری کی کرنی ہی اور وہ مجلس مرتب کرنی فقط واسطے گریہ وزاری کی سلف سے منقول نہیں ہوتی
 اور اگر تبرک صحیح مانند ہو مبارک وغیرہ کو کہیں پیدا ہو تو اوسکی زیارت کی لمی جاننا مضائقہ نہیں
 اور ترک کرنا زینت اور لذات کا مانند کھانا پانی اور گلی اور گوشت وغیرہ کے بھی درست نہیں
 جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور مددگار ہونا اور تعزیر داری وغیرہ میں انہ خود یا پاس خاطر اور
 یا پاس قربت یا سبب ہمسایگی اور سمجھاگلی ہونے کے اور اسباب اپنا اوسکے لیے مانگے
 دینا جائز نہیں اس لیے کہ امانت مصیبت پر ہوتی ہے اور امانت مصیبت غیر جائز ہے اور شریعت
 اور کتاب خوانی بھی جائز نہیں کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہے اور مرثیہ سے منع بھی کیا ہے

راجع
 بہ
 صحیح
 صحیح
 صحیح

احادیث کی یہ روایت کو احادیث نہیں کیا ہی بلکہ اور کیا ہی رہی ہے جس شخص نے اس حدیث کو سنا اور سکو وہ نوکرو
 پرستی کے مبتلی اور حدیث شریفین میں یہ بھی آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہذا اللہ
 اَنْ یَّعْبُدَکَ عَمَلُ صَاحِبِ دِیْنِ عَظِیْمٍ حَتّٰی یَدَّ عُنُقَہُ یعنی نہیں قبول کرتا اللہ عمل صاحب
 بدعت کا یہاں تک کہ ترک کرے اور سکو اور مرکب بدعت کو ضال فرمایا یہ حدیث میں اگر فضیلت
 اس کی اس حد کو چھوڑ کر کہ اوتھیں وحید بنا رہا ہو تو وہ شخص مرکب کبیر کا ہو والا صغیر کا ہو گا اور یہ
 فرق اوس صورت میں ہی کہ بدعت کو اچھا نہ سمجھے یعنی اچھا سمجھنے والا کافر ہو جائے وہ نون صورتوں میں
 جیسا کہ اوپر بھی فرمایا کہ اگر مرکب بدعت کو نیک سمجھتا ہے اور قربت خدا کی اوس میں جانتا ہے
 تو ترک ہو سکا خارج دائرہ اسلام ہو اور جو دینہ کہ تعزیر وغیرہ کی آگ لاتی ہیں اور اوس پر نیاز دیتی ہیں
 اور کہ مار پھینکتی ہیں اور شب عاشورہ کی قابین جلوی کی تعزیر کو تخت پر بٹھاتی ہیں اور صبح کو
 اٹھا کر تقسیم کرتی ہیں پس بسبب یہاں اوس کے آگ تعزیر وغیرہ کی بلکہ اگر قبور حقیقیہ کو بھی شبیہ
 ساتھ کفار بت پرستوں کی ہوتی ہے اور اس جہت سے اس میں کراہت پیدا ہوتی ہے واللہ اعلم تمام
 تقریر مولانا عبد العزیز مرحوم کی پس ای بجا یو غرض نقل کرنے اس کلام طویل سے یہ کہ جس
 مولانا مرحوم کی تقریر سے یہ بات چمکتی ہے کہ جو کوئی تعزیر وغیرہ کو اچھا جان کر بناوی یا دیکھنے جاوے
 وہ خارج ہو جائے دایرہ اسلام سے پس تگوت آپ بھی اس سے بچنا چاہیے اور اپنے گمراہوں کو
 بھی بچاؤ کہ نہ جانے دواور اسی طرح منع کرہ اور گناہوں کی باتوں سے کہ ان بخلہ زنا کاری اور عیشی ہی
 ہو جو کوئی روار کے اپنے گمراہوں میں بھیائی کی باتیں وہ دیتو ہ ہی کہ جس کے حق میں حضرت نے
 فرمایا ہُوَ ثَلَاثَةٌ فَكَذَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ اَلْحَبَّةَ قَدْ مِنْ اَلْخَمْرِ وَالْعَاقِ وَاللَّحْمِ اَلْمُتَّحِشِ
 الَّذِیْ یُقَرَّبُ فِیْ اَہْلِہٖ اَلْمُخْبِتِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاللَّسَانِیُّ یعنی تین شخصوں پر اللہ
 تعالیٰ نے جنت حرام کی ہے ایک تو ہمیشہ شراب پینے والا اور دوسرا نافرمان مان باب کا

بیان آیات اور حدیث کی

مذکورہ کی وجہ سے، اعتقاد مذکور کا کوئی سارے سے بڑھ کر نہ ہو اور نہ ہی اس کا درست ہونا بہن ہوشیور سے ہے
 بھی مایہ ورنہ بھی اور اگر اس میں ہوشیور سے بے یاشک ہوشیور سے کا تو نہیں ملال اور سکو دیکھنا اور جو
 اونکا اور ستر صورت حرم کا نہ ہو نہ ہوا یعنی کے سارا بدن ہی گھر پر اور زونوں میں نہ جان اور دو
 لازم ہو جب ایک روایت کی پس دیکھنا ان اعتقاد اور بڑھ کر اس ہوشیور سے اور اگر خوف بہ
 شہوت کا یا شگ ہو نہ نہیں جائز مگر گواہ کو وقت دای شہوات کی اور حاکم کو وقت حکم کرنے اور حکام
 کو ارادہ کرنا اور کوئی نہ ہو کہ ارادہ خرید بیکار گستاہو اور طبیب کو کہ جان منسلک اس کا اگر آویگا اور
 دیکھنا اور ان اعتقاد کا اپنی اشخاص مذکور کا جائز ہی اگرچہ اس میں ہوشیور سے اور نہیں جائز ہی ہونا
 اور اگرچہ اس ہوشیور سے اگر ہوشیور سے جو ان اور اگر بڑیا ہو کہ خواہش اور نہیں آتی یا مرد یا بوا کہ
 اس رکنا ہو اور اس کے نفس شہوت ہی تو جائز ہی ہو نا اور سکو ان اعتقاد کا اور جبکہ جائز ہو چھو نا اور
 دیکھنا بڑیا کو ان اعتقاد کا بڑیا بڑیا کرنا اور شہوت کرنے جبکہ اس میں ہوا ہی پر اور اور
 نہیں تو نہیں اور مشاہد میں لکھا ہی کہ غنوت کرنے ساتھ اجنبیہ کے حرام ہی مگر واسطی نماز سے دیکھنا
 کہ ہاگ کر چلی جاوی کہ نذر میں یا ہو بڑیا بڑیا شکل یا ہو پورہ یا چھپے غنوت ساتھ حرم کے
 میں ہی مگر ساتھ دودہ شریک بہن کے اور ساس جو ان کی نہیں بیجا ساتھ شہوت لایین لکھا ہی
 کہ نہ کلام کری اجنبیہ مگر بڑیا چھپنے یا سلام کرے تو جواب دی او سکی چھپنے کا اور سلام کا اور
 بڑیا ہو تو نہ جواب دے **ف** اگر مرد چھپنے تو عورت او سکی چھپنے کا جواب دی ریجک
 اللہ کے اگر مرد نے الحمد للہ کہی ہو اور اگر عورت چھپنے اور وہ بڑیا ہو تو مرد او سکی چھپنے کا
 جواب دی اور اگر عورت جو ان ہو تو او سکی چھپنے کا جواب میں دی اور یہ حکم غیر حرم کا ہی عالمگیری
 مسئلہ اگر ارادہ کرے ایک عورت کے خرید بیکار تو جائز ہی ہونا او سکی اور ان اعتقاد کا کہ حلال
 ہی دیکھنا اور نہ اگرچہ خوف ہوشیور سے کا **س** مسئلہ جائز ہی دیکھنا اور چھو نا ایسی چھوٹی لڑکی کا

مذکورہ کی وجہ سے، اعتقاد مذکور کا کوئی سارے سے بڑھ کر نہ ہو اور نہ ہی اس کا درست ہونا بہن ہوشیور سے ہے
 بھی مایہ ورنہ بھی اور اگر اس میں ہوشیور سے بے یاشک ہوشیور سے کا تو نہیں ملال اور سکو دیکھنا اور جو
 اونکا اور ستر صورت حرم کا نہ ہو نہ ہوا یعنی کے سارا بدن ہی گھر پر اور زونوں میں نہ جان اور دو
 لازم ہو جب ایک روایت کی پس دیکھنا ان اعتقاد اور بڑھ کر اس ہوشیور سے اور اگر خوف بہ
 شہوت کا یا شگ ہو نہ نہیں جائز مگر گواہ کو وقت دای شہوات کی اور حاکم کو وقت حکم کرنے اور حکام
 کو ارادہ کرنا اور کوئی نہ ہو کہ ارادہ خرید بیکار گستاہو اور طبیب کو کہ جان منسلک اس کا اگر آویگا اور
 دیکھنا اور ان اعتقاد کا اپنی اشخاص مذکور کا جائز ہی اگرچہ اس میں ہوشیور سے اور نہیں جائز ہی ہونا
 اور اگرچہ اس ہوشیور سے اگر ہوشیور سے جو ان اور اگر بڑیا ہو کہ خواہش اور نہیں آتی یا مرد یا بوا کہ
 اس رکنا ہو اور اس کے نفس شہوت ہی تو جائز ہی ہو نا اور سکو ان اعتقاد کا اور جبکہ جائز ہو چھو نا اور
 دیکھنا بڑیا کو ان اعتقاد کا بڑیا بڑیا کرنا اور شہوت کرنے جبکہ اس میں ہوا ہی پر اور اور
 نہیں تو نہیں اور مشاہد میں لکھا ہی کہ غنوت کرنے ساتھ اجنبیہ کے حرام ہی مگر واسطی نماز سے دیکھنا
 کہ ہاگ کر چلی جاوی کہ نذر میں یا ہو بڑیا بڑیا شکل یا ہو پورہ یا چھپے غنوت ساتھ حرم کے
 میں ہی مگر ساتھ دودہ شریک بہن کے اور ساس جو ان کی نہیں بیجا ساتھ شہوت لایین لکھا ہی
 کہ نہ کلام کری اجنبیہ مگر بڑیا چھپنے یا سلام کرے تو جواب دی او سکی چھپنے کا اور سلام کا اور
 بڑیا ہو تو نہ جواب دے **ف** اگر مرد چھپنے تو عورت او سکی چھپنے کا جواب دی ریجک
 اللہ کے اگر مرد نے الحمد للہ کہی ہو اور اگر عورت چھپنے اور وہ بڑیا ہو تو مرد او سکی چھپنے کا
 جواب دی اور اگر عورت جو ان ہو تو او سکی چھپنے کا جواب میں دی اور یہ حکم غیر حرم کا ہی عالمگیری
 مسئلہ اگر ارادہ کرے ایک عورت کے خرید بیکار تو جائز ہی ہونا او سکی اور ان اعتقاد کا کہ حلال
 ہی دیکھنا اور نہ اگرچہ خوف ہوشیور سے کا **س** مسئلہ جائز ہی دیکھنا اور چھو نا ایسی چھوٹی لڑکی کا

مذکورہ کی وجہ سے، اعتقاد مذکور کا کوئی سارے سے بڑھ کر نہ ہو اور نہ ہی اس کا درست ہونا بہن ہوشیور سے ہے

مذکورہ کی وجہ سے، اعتقاد مذکور کا کوئی سارے سے بڑھ کر نہ ہو اور نہ ہی اس کا درست ہونا بہن ہوشیور سے ہے

کہ خواہش نہ ہوئی ہو اور اگرچہ مسئلہ بے طہارتی طہیب کو کہنا صحیح ہے کہ طہارت کی غرض اس کے واسطے ہے کہ
 اگر اولاً طہارت طہیب کو کہنا سہاویہ ایک صورت کو علاج کرنا عورت کا طہارت کی غرض اس کے واسطے ہے کہ
 تہہ پہن کر نہ ہو سکے تو چھوڑنا اور اس کے سوا کوئی اور ایسا ہی نہیں ہے کہ اگرچہ طہارت طہیب کو کہنا صحیح ہے کہ
 جلدی سے تہہ پہن کر نہ ہو سکے تو چھوڑنا اور اس کے سوا کوئی اور ایسا ہی نہیں ہے کہ اگرچہ طہارت طہیب کو کہنا صحیح ہے کہ
 اور ختنہ کرنا بوالہیکہ اور اسی طرح جائز ہے کہ کوئی نظر کرے کہ طہارت طہیب کو کہنا صحیح ہے کہ
 مسئلہ غلام عورت کا مانند مرد واجب ہے کہ اگر کوئی حق میں پسینہ ہو تو نہ تہہ پہن کر نہ ہو سکے تو چھوڑنا
 اور نہ ستر کرے ساتھ ساتھ کہ اگر مرد ایک سالک اور شافعی کو غلام یا عورت کا طہارت طہیب کو کہنا صحیح ہے کہ
 بہ نسبت مسلمان عورت کو نہ ستر کرے کہ بہ نسبت مرد کو یعنی مسلمان عورت کو بھی عورت کا بدن پرنا
 ہو گئے کہ بیچہ تک کہ دیکھنا درست نہیں اور عورت کا قہر مانند مرد واجب ہے کہ اگرچہ طہارت طہیب کو کہنا صحیح ہے کہ
 نہ دیکھو طرف بدن مسلمان عورت کو پس بچان جو رسم ہے کہ طلال خوری و چادری اور کاجن و غیر
 کی سامنی عورتیں مہینہ کپڑے پہنے بیٹھی ہوتی ہیں بہت بڑا کرتی ہیں یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے مرد واجب ہے کہ
 سامنی ہو مین اور نہیں الاق عورت صاحبہ کو یہ کہ دیکھو طرف او کی عورت فاجرو اسلیو کہ میان کیلی
 اسکا اگر مرد کو پسش او تار و چادر اپنی اگر او کی مسئلہ دیکھو عورت مرد کو نہ دیکھنے مرد کو مرد کو
 اگر اس میں ہوشوت ہو پس اگر اس میں نہ ہو یعنی خوف رکھتی ہوشوت کا یا شک رکھتی ہو تو بالکل
 نہ دیکھو کہ حرام ہے دیکھنا مانند مرد کو مسئلہ بال شک ہے عورت کی ستر میں جو جب روایت
 صحیح تر ہے مسئلہ جو عضو کہ نہیں بائز دیکھنا او سکا پید جدا ہونیکہ بدن سے نہیں جائز ہے
 دیکھنا او سکا پید جدا ہونیکہ بھی اگرچہ بعد موت کی ہو مانند ہوسے زیر ناف کو اور عورت کی سر کو بائو
 اور پھونچنے کی ہڈی عورت آزاد مرد کی اور پنڈلی او سکی کے اور کتے ہوسے ناخونون پانوں
 او سکر کے نہ ہاتھ او سکر کے مسئلہ نظر کرنی طرف چادر عورت اجنبیہ کے ساتھ شہوت کہ

مسئلہ غلام عورت کا مانند مرد واجب ہے کہ اگر کوئی حق میں پسینہ ہو تو نہ تہہ پہن کر نہ ہو سکے تو چھوڑنا اور نہ ستر کرے ساتھ ساتھ کہ اگر مرد ایک سالک اور شافعی کو غلام یا عورت کا طہارت طہیب کو کہنا صحیح ہے کہ

حرام ہے مسئلہ خفی اور ستر کٹا اور بخش نظر کر نہیں طرف عورت اجنبیہ کہ مانند مرد صحیح الا
 کو ہر تمام ہوا مضمون در المختار وغیرہ کا اور حاصل سکون ذکر کر نیسے یہی کہ مرد و نیکو چاہیو کہ موافق
 ان مسائل کے اپنی بیویوں کو پردہ کروا دین اور اس یار میں خالہ پہنچی وغیرہا کی بیٹی اور
 ہندو یا ان اکثر گھروں میں آیا کرتی ہیں جب تک کہ سفت کڑا کہ حسین رنگ بزرگ معلوم نہو نہ پہنایوں اور
 تمام بدن نڈکھو اوین ریوٹ کھلاوین گو بہت ضروری اہتمام کرنا اسکا اور نصاب الاحساب میں
 بھی مسائل ستر وغیرہ کی خوب لکھی ہیں وہ بھی بیان لکھی جاتی ہیں تا لوگ اپنے عمل کرین لکھی ہیں
 کہ سفر کرنا عورت افراد کا ساتھ غیر محرم کے نہیں جائز ہے اور عورت کا غلام اور اجنبی برابرین بیچ عدم حرم
 سفر کے ساتھ اس کے غلام ستر کہتا ہو یا ستر کٹا ہو یا خفی ہو مسئلہ عورت آزاد منع کیا جو
 لہو لٹے ٹھہ اور ہتیلیوں اور قد مون کیسی وقت واقع ہونے نظر اجنبی کی او سپر اسلیو کہ وہ
 اس میں نہیں ہوتی بے شہوت بعضے دیکھنے والوں کیسی طرف اس کے مگر جبکہ بوڑھیا تو جائز ہے
 نظر کرنی طرف سنہ اس کے اور حلال ہے مصافحہ اس کا جبکہ اس ہوشہوت سے مسئلہ
 منع کیا جاوے عورتوں کو پہننے جھانجن اور گنگرو کیسے حتی کہ چوٹی لڑکی بھی پہنانا نا کما کر وہ
 اور بالانہ عورت کے لیے اشد کراہت ہے اسلیو کہ بنی حال عورتوں کا ستر پر ہے اور کہیں
 ٹھار او نکا ہے مع ہذا جھانجن وغیرہ اسباب لہو سے بھی ہیں اور ان کے منع ہونکی روایت
 شکوۃ میں موجود ہے اذ دُخِلَتْ عَلَیْهَا جَارِیَةٌ وَعَلِیْهَا جَلَا جُلُ یُصَوِّتُ
 فَقَالَ لَئِنْ لَمْ تَدْخِلْهَا عَلَیَّ اِلَّا اَنْ تَقْطَعَنَّ جِلَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لَا یَدْخُلُ الْمَلِکُ فِیْہِ جَرَسٌ
 یعنی ناگمان اہل حضرت عائشہ کے پاس ایک لڑکی اس مال میں کہ اس کے پانون میں
 سنگر ویا جھانجن تھے بچے ہوئے پس کہا حضرت عائشہ نے اس عورت کو کہ اس کو

ہوتی ہو اللہ تعالیٰ کی لعنت میں اسی طرح یہاں تک کہ پہر کر آوی اپنی گھر اور حدیث میں آیا ہے جو عورت
 کہ نکلے طرف مقبرہ کو لعنت کرتے ہیں اوسکو فرشتے ساتون آسمانوں کی اور ساتون زمینوں کے
 پس چلتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالیٰ کے اور جو عورت کہ دعا سے خیر کرتی ہے میت کو لیے
 اپنی گھر میں دیتا ہے اوسکے لیے اللہ تعالیٰ ثواب حج اور عمرہ کا اور منقول ہے حضرت سلمان اور
 ابی ہریرہ رضی سے کہ نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے اور کھڑے رہی اپنی گھر کے
 دروازی پر پہر آئیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمایا اؤ نکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھائے
 آئی تو کھائے تھی میں طرف مکان فلانی عورت کی کہ مر گئی ہے پس فرمایا حضرت فاطمہؑ کو رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا گئی تھی تو طرف قبر اوسکی کے پس کہا حضرت فاطمہؑ رضی اللہ عنہا اس سے
 کہ کرو نہیں یہ بعد اسکے کہ سنا میں نے آپ سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر زیارت کرتی تو اوسکی
 قبر کی سو گنتی تو بوجہ جنت کی انتہی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کو سباح نہیں ہے جنازہ
 کو ساتھ جانا اور مستحکم شریعتی بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو زیارت قبروں کی مکروہ تحریمی ہے اور
 مجالس الابرار کی مصنف نے بھی لکھا ہے کہ نہیں حلال عورتوں کو نکلنا طرف مقابر کے اور عینی
 شرح بخاری میں لکھا ہے کہ کہا ابن عبد البر نے وَلَقَدْ كَرِهَ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ خُرُوجَهُنَّ
 إِلَى الصَّلَواتِ فَكَيْفَ إِلَى الْمَقَابِرِ یعنی مکروہ لکھا ہے اکثر علماء نے نکلنا عورتوں کو طرف نماز
 پس کیا حال ہو مقابر کی طرف نکلنے کا اور بعد کلام طویل کے آخرین لکھا ہے کہ حاصل کلام
 اس سبب سے یہ ہے کہ زیارت قبروں کی مکروہ ہے عورتوں کو بلکہ حرام ہے اس زمانہ میں خصوصاً
 مصر کی عورتوں کو انتہی اور نووی نے بیچ شرح مسلم کے تحت حدیث عن عائشہؓ قالت
 كَيْفَ أَقْبُولُ مَا سَأَلَ اللَّهُ يَعْزُّنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَالَ قَوْلِي السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
 أَهْلَ الدَّلِيلِ الخ کے لکھا ہے بعد نقل کرنے اختلاف علماء کو بیچ زیارت قبور کی عورتوں کی

کہ بعضوں نے مباح کی ہو زیارت عورتوں کو لیے اور بعضوں نے حرام اور بعضوں نے مکروہ اور جنہوں نے
 مباح کہی ہے دلیل پکڑی ہو اس حدیث سے اور حدیث کثرت تھیکتم عن زیارة القبور
 فزور وھاسی اور جواب او۔ گایہ ہے کہ نھیتم میں ضمیر مذکر کی ہے پس نہیں حاصل
 ہو سکتی عورتیں بموجب مذہب صحیح مختار کو اصول میں اتھی اور یہ جو حدیث آئی ہے کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ زوارات القبور یعنی لعنت کی اللہ فی لعنت
 کرے اللہ عورتوں قبروں کی زیارت کرنے والیوں کو عبد الرحیم طاہری نے بیچ شرح ترمذی کے
 نیچے اسی حدیث کے بعد کلام طویل کے لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا کہ حدیث رخصت کی پہلو حدیث
 لعن کی ہے پس صحیح عدم رخصت ہی عورتوں کو لیے بیچ زیارت کو جیسے کہ مذہب جمہور کا ہے
 اور مؤید ہو اسکو مذکر لانا صیغہ رخصت کا بھی یعنی فزور وھاسی اور شرح برنخ میں بیچ باب الرخصة
 فی زیارة القبور کے لکھتا ہے کہ پھر جان تو کہ زیارت قبور کی اجازت ہو مردوں کو اور اس پر اکثر
 اہل علم ہیں اور عورتوں کا حکم یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی زوارات قبور کو
 پس نہیں جائز ہے ان کو لیے رخصت دینی بیچ زیارت قبور کے پہر بعض اہل علم کا قول نقل
 کیا کہ وہ نہوں نے اختلاف علماء کا نقل کر کر لکھا کہ کہا جمہور علماء نے کہ جس نے ثابت کی ہے رخصت
 عورتوں کے لیے بیچ زیارت کو پس دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث نہیتم اسکا اور وہ ات لا
 بلا قیاس ہے اسلامی کہ خطاب مردوں کے لیے ہو نہیں مشتمل ہو عورتوں کو اور نہیں روایت
 کی گئی کوئی حدیث عورتوں کو حق میں پس نہیں عام ہو رخصت پس صحیح یہ ہے کہ نہیں مباح
 عورتوں کو لیے زیارت قبور کی اتھی اور حجة العلماء میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ زیارت کو
 پس گئے ہیں بعض علماء طرف عام ہونے رخصت کو مردوں اور عورتوں کے لیے لیکن جمہور
 خاص کیا ہے زیارت کو واسطے مردوں کے اور یہی صحیح تر ہے اس لیے کہ روایت کی گئی ہے

کرن ساتھ عورتوں کی اور ان کو نور نہ کر کہ شہت بہت کرن ساتھ مردوں کے اور اس لیے منع ہے کہ بال عورت کو لیے ہنر نہ دے اور یہی کہ ہن مردوں کے لیے پس جیسے کہ نہیں درست ہو مرد کو مٹانا اور کتر یا دھڑی کا اسی طرح نہیں درست ہو عورت کو کتر یا اپنی بالوں کا پنہ کر گیا نہ حضرت ابو بکرؓ کے اگر ملاوی عورت بال پر تیرے کے بالوں میں تو کیا حکم ہے کہا نہیں درست اس کو یعنی ایک عورت کے بال دوسری عورت کو نہ ہیں ملاوی یا نیکو لیے درست نہیں مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کتاب مغربین کہ لعنت خدا کی ہو اوس عورت پر کہ بال چٹے منٹھے پرے اور او سپر کہ بال مذکور چٹاوی اور او سپر کہ دانت تیز کرے اور او سپر کہ دانت تیز کر دے اور اوس عورت پر کہ ملاوے بال اپنی ساتھ بالوں اور عورت کو لیسے نہ دے یعنی کہ لیسے اور او سپر کہ ملاوے اپنی بالوں کے ساتھ اور کی بال اور گودنی والی اور گودنی والی یہ تمام ہوا کلام صاحب نصاب الاحساب کا اور یہ جو لغتیں ان عورتوں مذکور ہوئیں حدیثوں میں آئی ہیں چنانچہ مشکوٰۃ میں وہ حدیثیں موجود ہیں اور ان حدیثوں کی شرح میں ملا علیؒ اور حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے یوں لکھا ہے کہ بال چٹے الخ یعنی بال پیشانی کے یا ہونوں کے منٹھے پرے چٹے مکروہ ہیں اور اگر دھڑی یا مونچھیں نکلیں عورت کو تو ان کو موندنا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے اور تیز کرنا دانستہ نہایت کہ عرب میں رسم ہے کہ جب عورتیں بڑھاپا جاتی ہیں اور دانت بڑھ جاتی ہیں یا کس مالتی ہیں تو ان کو تیز کروالیتی ہیں اور فرق کو اتنی میں دانستہ ہیں واسطہ اطہار حسن و جوانی کے اور شہت بہت کو ساتھ جوانوں کے اور ملاوے بال پر اس طرح عام ہے کہ آپ ملاوے یا اور کو حکم کرے ملائیکہ گمانووی نے کہ حدیثوں سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہے ملانا بالوں کا مطلق اور یہی ظاہر و متاثر اور ہمارے علماء نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر ملاوی بال آدمی کو تو حرام ہے بلا خلاف اس لیے کہ حرام ہے نفع اوٹھانا آدمی کو بالوں سے اور تمام اجزاء او کی سبب بزرگی او کی کے اور سوا اسے آدمی کے جانور کے پاک بال ہوں تو اس کا یہ حکم ہے کہ اگر نہ ہو

عورت پر شہت بہت کرن ساتھ مردوں کے اور اس لیے منع ہے کہ بال عورت کو لیے ہنر نہ دے اور یہی کہ ہن مردوں کے لیے پس جیسے کہ نہیں درست ہو مرد کو مٹانا اور کتر یا دھڑی کا اسی طرح نہیں درست ہو عورت کو کتر یا اپنی بالوں کا پنہ کر گیا نہ حضرت ابو بکرؓ کے اگر ملاوی عورت بال پر تیرے کے بالوں میں تو کیا حکم ہے کہا نہیں درست اس کو یعنی ایک عورت کے بال دوسری عورت کو نہ ہیں ملاوی یا نیکو لیے درست نہیں مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کتاب مغربین کہ لعنت خدا کی ہو اوس عورت پر کہ بال چٹے منٹھے پرے اور او سپر کہ بال مذکور چٹاوی اور او سپر کہ دانت تیز کرے اور او سپر کہ دانت تیز کر دے اور اوس عورت پر کہ ملاوے بال اپنی ساتھ بالوں اور عورت کو لیسے نہ دے یعنی کہ لیسے اور او سپر کہ ملاوے اپنی بالوں کے ساتھ اور کی بال اور گودنی والی اور گودنی والی یہ تمام ہوا کلام صاحب نصاب الاحساب کا اور یہ جو لغتیں ان عورتوں مذکور ہوئیں حدیثوں میں آئی ہیں چنانچہ مشکوٰۃ میں وہ حدیثیں موجود ہیں اور ان حدیثوں کی شرح میں ملا علیؒ اور حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے یوں لکھا ہے کہ بال چٹے الخ یعنی بال پیشانی کے یا ہونوں کے منٹھے پرے چٹے مکروہ ہیں اور اگر دھڑی یا مونچھیں نکلیں عورت کو تو ان کو موندنا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے اور تیز کرنا دانستہ نہایت کہ عرب میں رسم ہے کہ جب عورتیں بڑھاپا جاتی ہیں اور دانت بڑھ جاتی ہیں یا کس مالتی ہیں تو ان کو تیز کروالیتی ہیں اور فرق کو اتنی میں دانستہ ہیں واسطہ اطہار حسن و جوانی کے اور شہت بہت کو ساتھ جوانوں کے اور ملاوے بال پر اس طرح عام ہے کہ آپ ملاوے یا اور کو حکم کرے ملائیکہ گمانووی نے کہ حدیثوں سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہے ملانا بالوں کا مطلق اور یہی ظاہر و متاثر اور ہمارے علماء نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر ملاوی بال آدمی کو تو حرام ہے بلا خلاف اس لیے کہ حرام ہے نفع اوٹھانا آدمی کو بالوں سے اور تمام اجزاء او کی سبب بزرگی او کی کے اور سوا اسے آدمی کے جانور کے پاک بال ہوں تو اس کا یہ حکم ہے کہ اگر نہ ہو

نورانی شافعی کا بیچ

عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک تو اس کو ملانا ناجائز ہے اور اگر وہ خاوند یا سید تو صحیح ہے کہ اگر ملاوے ساتھ اذن خاوند یا سید کے تو جائز ہے اور کہ مالک اور طبری اور اکثر علماء نے ملانا ہر چیز کا بالون میں منع ہے خواہ بال ہون یا صوف یا چیتہ شری یا سواری انکی اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ حدیثوں کے اور کہا لیث نے کہ نہی مخصوص ہے ساتھ بالوں کی پس نہیں مضائقہ ہے ساتھ ملائی صوف وغیرہ کے انتہی اور فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے کہ بالون میں آدمی کی بال ملانے حرام ہیں برابر ہے کہ اپنی بال ملاوی یا اپنی غیر کے کذا فی الاختیار شرح المختار اور نہیں مضائقہ ہے کہ ڈالے عورت اپنی میٹھیوں اور جوڑی میں کچھ دبر سے یعنی پشیم اونٹ کی کذا فی فتاویٰ قاضی خان انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ چونکہ بیڑ کی پشیم کا جو عورتین یہاں ڈالتی ہیں درست ہے مگر ترک ولی اور گودنایہ کہ سویان یا مانند انکو کے جلد میں چھبولی جاتی ہیں یہاں تک کہ خون بہنے لگتا ہے ہر یون سر یہ یا نیل بہر دیتے ہیں تمام ہوا کلام حضرت شیخ و ملا علی وغیرہما رحمہما اللہ کا یہ سب چیزیں گناہ کبیرہ ہیں کہ لعنت آئی ہے فاعل مفعول اور گناہ کی چیز ہو ظلم کرنا لوندی غلام عینی پر کہ حقیقت میں لوندیان شرعی نہیں اور یہ لوگ لوندیان سمجھ کر ظلم کرتے ہیں چنانچہ بیان مفصل اسکا رسالہ مسئلہ الحق میں لکھا ہے سینے خاوند و نکو چاہیے کہ منع کریں اپنی بیویوں کو اس ظلم سے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذَنَّ عَلَىٰ يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطِئْنَ عَلَىٰ الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرْنَ قَصْرًا أَوْ لَيُضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمُ رَبِّي** یعنی ہرگز نہیں یوں قسم ہو اللہ کی اللبتہ حکم دے اپنی باتوں کا اور اللبتہ منع کرو بڑی باتوں سے اور منع کرو ظالم کو ظالم سے اور پیچھا او سکوت کی طرف نہ کیچنا اور روکو او سکوت پر روکنا والا سخت و سیاہ کر دینا اللہ تعالیٰ دل بعضوں کو یعنی جنہوں نے

گناہ نہیں کیے ہیں بسبب شہادت گناہگاروں کو جو بھی پس ہو یا بونگ مسبو کو دل سخت اور سید
قبول کرو فیہ و رحمت کی ہے بسبب معافی کے اور بسبب مفاہات اہل و عیال و عیال کی سبب
پہر لغت کہ یگانہ اللہ تبارک و تعالیٰ کہ لغت کی بنی اسرائیل کو یہ حدیث مسکوۃ شریف کو باب الاثر
میں ہے پس یہ چند چیزیں بطور مثال کے بیان کر دیں ہیں تا صلیح کہ غاوند و نگہ جاسو کہ اپنی
کو اچھو کام کر نیک حکم کریں اور سب گناہوں کی باتوں سے منع کریں جو یہ کو غاوند شادی میں ہوں
یا غی میں یا چھو و نہ نہیں والا استحق اس وعید شدید کے ہونگے اور اور حق ہو یوں کہ غاوند
یہ ہیں کہ جو ان حدیثوں میں آئی ہیں قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ زَوْجَةٍ إِذَا خَلَعَتْ
حَلِيئَةً قَالَ أَنْ تَطْعَمَهَا إِذَا أَطْعَمَتْ وَتَكَسُوْهُمَا إِذَا اكْتَسَبَتْ وَكَأَنَّكَ تَرَى
الْوَجْهَ وَكَأَنَّكَ تَقْبِلُهَا وَكَأَنَّكَ تَقْبِلُهَا فِي الْبَيْتِ یعنی کما مساویہ قشیری نے کہ عرض کیا ہے
یا رسول اللہ کیا حق ہے جو ایک ہماری کا اوپر فرمایا یہ کہ کھلا و سب تو اس کو جسوقت کہ
کھاوے تو اور پہناوے تو اس کو جسوقت کہ آپ پہنے اور نہ ماری تو منجھ پر اور نہ بڑا کے تو اور نہ
ہو تو مگر گھر میں یعنی خنکی میں اس کو جو چوڑ کر گھر سے نہ نکل جانا اور اور روایت میں آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مت مارو اللہ کی نوٹڈ یوں کو یعنی بیویوں کو پس آگوستی
چند روز کے حضرت عمرؓ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عرض کیا کہ یہ بیان نافرمانی ہوں
میں غاوند و فی کہ گناہ میں بائیں پس جازت دی آنحضرت نے اس کے بارے میں پھر آئیں بہت سی
حدیثیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت کو پاس شاکی اپنی غاوند و فی پس فرمایا آنحضرت صلی
علیہ وسلم نے کہ آئیں اہلبیت محمدؐ کے پاس بہت سی حدیثیں شکوہ کرتے ہیں میں اپنی غاوند
نہیں ہیں وہ مارنے والی اچھی یہ حدیث بھی مشکوٰۃ میں ہے اور اور روایت میں آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنْ مِنْكُمْ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ اَيُّهَا اَحْسَنُهُمْ

فان
مختصر تفسیر

رواہ احمد
ابو داؤد

خُلُقًا وَ الطَّعْمُ بِأَهْلِهِ لَعْنَتِي كَامِل تَرْزِين مَسْنُونِ كَامِل مِین وَہ ہر کہ بہت اچھا خلقی کرتا ہو
اور بہت مہربانی کرتا ہو اپنی اہل و عیال پر خاوندانہ دیکھا ہو کہ حفظ اپنی ہی حق کی حد میں دیکھ کر
مغرور نہ ہو جاوے بلکہ یوں بھی حق کی بھی حد نہ ٹھن تامل کر کر او کو حق ادا کریں اور او پر سختی نہ کرے
شہ عی نکدین اگر یہ ظلم کرے تو یہ بھی پکڑو جاوے لک اللہ تعالیٰ نوادہ کو حاکم کیا ہو اور اوں جبار یوں کو
محکوم اور تابدارانہ عدل کرنا او کو مقدمہ میں پہنچو ورنہ ہر کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَاَلَا مَأْمُورٌ اَللّٰہِ عَلٰی النَّاسِ رَاعٍ
وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ
وَاَلَمْ اَرَ اَعِيَّةً عَلٰی بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِہِی مَسْئُولٌ عَنْہُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی اَمَلِ
سَيِّدِہِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْہُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِہِ یعنی ہر
ہو سب تمہاری نگہبان رعیت کو مین اور تم سب پوچھو جاوے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو
لوگوں پر نگہبان ہو اور وہ سوال کیا جاوے احوال رعیت اپنی سو اور مرد نگہبان ہو اور پر گھر والوں اپنی
کے اور وہ سوال کیا جاوے حقوق رعیت اپنی سے اور عورت نگہبان ہو اور پر گھر خاوندانہ کے اور نذر
اوسکے کے اور وہ سوال کیا وگی حق او کو سے اور غلام مرد کا نگہبان ہو اور پر مال مالک اپنی کے اور وہ
سوال کیا جاوے اوس سے خبردار ہو وپس تم سب نگہبان ہو اور تم سب سوال کیو جاوے رعیت اپنی
ف راعی کہتے ہیں نگہبان اور امانت دار کو ہر اوس چیز کے کہ اوس کی تصرف میں ہو پس لازم ہے
اوس کو ادا کرنا اوس کی حق کا اور یہ ہر وجود ہے سب میں اگرچہ حقوق مختلف ہیں اور حدیث نصیحت ہے
سب کے لیے بیچ رعایت حقوق کو اور تنبیہ ہے اس پر کہ سب پوچھے جاوے لک یہ سید جمال الدین کی لکھا ہے
اور حضرت شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہے کہ علماء نے لکھا ہے کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر اعضا و حواس
اپنی کے بھی اور وہ پوچھا جاوے احوال او کو سے کہ کمان استعمال کیا تم نے او کو کس طرح استعمال کیا

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

اور حدیث میں اسکو نہ ذکر کیا اسلیکو ظاہر ہے اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِیَّاكَ فَخَوَّعُوا الْمَظْلُومَ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللَّهُ حَقَّهِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْنَعُ دَارَ حَقِّهِ یعنی بچ تو بد دعا سے مظلوم کی پس ہوا اسکی نہیں کہ وہ مالک ہو اللہ تعالیٰ سے حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں روکتا بڑی حق سے حق اسکا انتہی یہی مضمون سی و اس بیت میں لکھا ہے
تسرن زاکم مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ہوا یا نہ اور حق بہر استقبال می آید اور اور تو
میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْمَغْلُسَ قَالُوا اَلْمَغْلُسُ فَيُنَا
مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمَغْلُسَ مِنْ اُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ النِّصَةِ
بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَّ مِنْهُ هَذَا وَكَذَبَ هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا
وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَفَرَّبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ
فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَطَايَا هُمْ فَطَرِحَتْ عَلَيْهِ فُطْرَةٌ
فِي النَّارِ یعنی کیا باتو جو تم کہ کون مغلس ہے عرض کیا صحابہ نے کہ مغلس ہم میں وہ ہے نہ دیر
ہو اسکی پاس در نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت نے کہ مغلس میری امت میں سے وہ ہو کہ ویگا دن دنیا
کو ساتھ نماز اور روزی اور زکوٰۃ کو اور مال یہ ہو گا کہ کسی کو نہ کہ تھا اور سیکو بتان نہا کا لگایا تھا
اور کسی کا مال کہا گیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا پس کچھ نیکیاں اسکی کسی کو
ملجاو بغی اور کچھ سیکو نہ اگر ہو چکیں گئی نیکیاں اسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے گا ساتھ سزاؤ گناہ کے
نہ اوپر سے دے جاوے گئے گناہ مظلوموں کے اور ڈالے جاوے گئے ظالم پر پڑا لا جاوے گا ظالم اگ دوزخ کی
میں اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَّذِي وَابْنُ ثَلَاثَةِ
دِيَّوَانٍ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ اَلَّذِي شَرَّكَ بِاللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ
اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَدِيَّوَانٍ لَا يَكْتُمُكَ اللَّهُ ظُلْمَ الْعِبَادِ فَيَمُوتُ حَتَّى يَقْتُلَ بَعْضُهُمْ

۴۰

الْمُشَاقُّونَ بِجَلَالِ الْيَوْمِ أَظْلَمُ فِي ظُلْمِ يَوْمٍ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّ اللَّهِ يَعْنِي تَحْقِيقُ اللَّهِ تَعَالَى
 فراویگانِ قیامت کو کہ کمان میں آسمینِ محبت رکھینا اور بسبب بزرگی میری کو آج کو دن اپنی
 سایہ عاطفت و رحمت میں داخل کرو گامین اور انکو کہ آج نہیں سایہ ہر سوا و سایہ رحمت میری کے
 پس حیف ہو کہ جس محبت کا ایسا نتیجہ ہوا و سکو آدمی ترک کرے اور بد مزاجی اور بد زبانی و پیشانی
 ہاوی النسیبہ خلق پیش آوی اور انکی بد مزاجی پر صبر کری کہ بڑی فضیلت اسکی آتی ہے اور بد مزاجی
 اور بد زبانی و عداوت کی بُرائی بیان فرمائی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اِنَّ
 اَثْقَلَ شَيْءٍ يُؤْضَعُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللَّهَ يَنْعِزُ
 الْفَاحِشَ الْبَدْنِيَّ يَعْنِي تَحْقِيقُ بہت بجماری چیز کہ رکھی جاوے گی میزانِ مومن میں دن قیامت
 کے خلق نیک ہوگا اور تحقیق اللہ تعالیٰ بغض کرتا ہو فحش گو بد خلق سے اور روایت میں
 آیا ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُكْرَمُ بِحَسَنِ خُلُقِهِ دَرَجَةً
 قَائِمًا لِلَّيْلِ وَصَائِحًا لِلنَّهَارِ يَعْنِي تَحْقِيقُ مومن البتہ اپنی سبب حسن خلق اپنی کے درجات
 کی عبادت کرنی والی اور دن کے روزہ دار کا سا اور روایت میں آیا ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اَلَا اخْبِرُكُمْ كَيْفَ يَكُونُ عَلَى الْمَنَارِ لَيْسَ يَكُونُ عَلَى الْمَنَارِ عَلَيْكُمْ عَلَى كُلِّ
 هَيْئٍ لَكِنَّ قَسْرَئِبَ سَهْلٍ يَعْنِي کیا نہ خبر دو نہیں تمکو اسکی کہ حرام ہو آگ دوزخ پر اور اسکی کہ
 حرام ہو ورنہ آگ اوپر حرام ہوتی ہے اوپر ہر بار و قاربہ و قریب نرم خوکے یعنی لوگوں میں طارہا ہو
 اور نرمی کرتا ہو معاملات میں پس باوجود سہل رہنے کے صبر کرنا لوگوں کی ایذا پر اور نرمی کرنی بڑا کام
 ہو اور روایت میں آیا ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ
 اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اخْلَاقًا تَحْقِيقُ بڑا محبوب ثم میں کا طرف میری اچا تم میں کا ہو اخلاق میں
 اور روایت میں ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْفَظَ حَقَّائِمِ السِّرِّ فَقِيٌّ اَعْطَى

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ مِثْنِي قَبُولِ كَرِهٍ وَحَسَبِ سَبَبِ حَقِّ رِزْقَانِ كُوْهُلَانِ كِي اِسْلَمِي كَسْبَتِي مِثْنِي
 پیداکلی گئی ہیں پسلی سے کہ وہ ٹیڑھی ہو اور تحقیق بہت ٹیڑھی نیز پسلی میں اپنی پیداکلی سے پس
 اگر ارادہ کرے تو کہ سیدہ اگر سے پسلی کو توڑ دیکھا اوسکو اور اگر چوڑے تو پسلی کو اپنی مال پر
 ہمیشہ رہیگی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت حج حق عورتوں کے **ف** یعنی حضرت عوا کہ اصل
 اور اول سب عورتوں کی ہیں حضرت آدم کی اوپر کی پسلی میں سے پیدا ہوئیں کہ وہ بہت ٹیڑھی
 ہوتی ہو پس انکی اصل میں ٹیڑھیں ہی کوئی اوسکو مستحیر نہیں کر سکتا اور ٹیڑھی پسلی کا حال
 یہ ہے اگر تو سیدہ کیا چاہی تو ٹوٹ جاوے گی اور اگر تو اوسکو چوڑے سے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑھی
 رہیگی اسی طرح حال عورتوں کا ہے کہ انکی اصل خلقت میں بھی اعمال و اخلاق میں یہی کرپا
 مرد کہ راست و درست کریں انکو تو توڑ ڈالیں گے کہ مرد اس سے طلاق ہو جیسا کہ حدیث مذکور
 میں کہ سکوۃ میں ہونکو پھر پس ممکن نہیں ہو فائدہ اوٹھانا ساتھ عورتوں کے ٹکراتے
 جھوڑنے انکو کے ٹیڑھیں پر جب تک کہ اوس پر ٹیڑھیں گناہ نہ لازم آوے اور اگر گناہ لازم آوے
 تو تنافس مناسب نہیں حاصل یہ کہ معاملہ اسے اچھی طرح رکھو اور صبر کرو انکو ٹیڑھیں
 پر اور یہ توقع اوٹھاؤ کہ سب باتوں میں تمہاری مرضی موافق کام کریں گی یہ شرح اس حد
 کی حضرت شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری نے لکھی ہے اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَجْعَاظُ وَلَا اَجْعَطْرِي یعنی نہیں
 داخل ہونگو بہشت میں سخت گو بدخلق اور نہ مشکیزہ اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں حج فضیلت
 خلق نیک و صبر کے اور حج بُرائی بد خلقی اور بازیانی اور نہ صبر کرنے کو جسکو اللہ تعالیٰ توفیق نیک
 دیکھا اوسکو یہی پس ہے بہت ہشیا کہ ایک دفع نصیحت ہو کفایت نہ نادان کو کافی نہیں
 و فقر نہ رسالہ نہ اور بعض لوگ بے گناہ و سبب تقصیر نہ ہوں یہ یوں ہی ہوتے نہیں

کہ میں رات کو رہنا جائز نہیں اور نہ صبح کرنا وغیرہ تو کمال ایک رات میں جائز ہو مگر باذن و ارادہ اور
کے جائز اور نہیں حق ہی عورت کو ایسے چھ نوبت کی حالت سفر میں خاوند جس بیوی کو چاہے
ساتھ لے جاوے اور اولیٰ یہ ہے کہ قریحہ و لکے و درمیان بیوی ہونے کے بعد کمال اہم ہے میں نکلے اور کھائے
لیجاوے اور اسل نو بہت مقیم کی حق میں رات ہو اور دن تابع ہی رہے اور اگر ایک شخص رات کو
کسی کام میں مشغول رہتا ہو مانند چوکیداری وغیرہ کی تو اس کے حق میں دن اصل ہی تھا تو نہ نماز
میں لکھا ہے کہ واجب ہے برابری کرنی رات کی جتنی بیوی کو پاس دے کھلاؤ اور پہناؤ میں اور
صحبت میں نہ جماع کہ نہیں اور محبت میں بلکہ یہ سب زیادہ ساقط ہو جاتا ہے حق ہو کر کچھ ساتھ لکھا جماع
کرے اور واجب ہے جماع کرنا کبھی کبھی دینا اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدت ایسا کہ بیسی چار میں لکھا ساتھ
رضا عورت کو اور اگر ضرر ہو بیوی کو کثرت جماع کی تو نہیں جائز ہے محبت کرنی زیادہ قدر طاقت اور کی
کو اور نہ ہو یہ ایک بیوی کے پاس ایک رات اور ایک دن اور اگر چاہے تین رات اور تین دن اور نہ تیر
ایک کو اس زیادہ مگر باذن اور سیر کی لیکن لازم برابری کرنی رات ہی میں ہی محبت کہ اگر آوے
ایک بیوی کے پاس بعد غروب کی اور دوسرے کے پاس بعد عشا کے تو ترک کی اون سے قسم یعنی نوبت
اور نہ جماع کرے بیوی غیر نوبت اور اسکی میں اور اسی طرح نہ جاوے بیوی کے پاس رات کو غیر نوبت
اور اسکی میں مگر واسطے حیادت اور سکھ کے جاوے اور اگر مرض شدید ہو تو نہیں مضائقہ کہ نہ جاوے
یہاں تک کہ شفا پاوے وہ یا مر جاوے اور یہ اس صورت میں ہو کہ نہ جاوے اسکی پاس کوئی اغنیاء اور
اگر خاوند اپنی گھر میں بیمار ہو تو بلا وجہ ایک کو اسکی نوبت میں اور باکرہ اور شیبہ اور نئی اور پڑنی
اور سہلہ اور کتابیہ تقسیم میں برابر ہیں امام غفرم کے نزدیک انتہی اور اگر بخشے ایک بیوی نوبت
اپنی سو گن کو تو جائز ہے بشرطیکہ نہ وہ ساتھ دینے رشوت کے خاوند کی طرف سے اور جائز ہے واسطے
عزت بخشنے والی نوبت کو یہ کہ جوع کرے جب چاہے کہ یاہ ملا علی قاری اور حضرت شیخ فرج

نفقہ اور لباس اور مکان رہنے کا بیوی کی خواہندہ اگرچہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو بیوی خواہ مسلمان ہو یا
 کافر ہو بڑی ہو یا چھوٹی ہو لیکن ہوا لائق جماع کے جبکہ سپرد کردہ خاوند کو نفس نہ پہنچاؤ گی کہ زمین یا نہ پہنچے
 کرے بسبب حق اپنی کے یا بسبب عدم طلب زوج کو اور واجب ہوتا ہی نفقہ وغیرہ بقدر حال خاوند اور
 بیوی کی یعنی اگر دونوں تو نکرہ ہیں تو نفقہ تو نکرہ دن کا سا واجب ہوگا اور اگر دونوں درویش ہیں تو
 سا ہوگا اور اگر عورت درویش ہے اور خاوند تو نکرہ یا بالعکس اسکی ہو تو بین بین اسکے ہوگا یعنی تو نکرہ
 سکی اور درویش سے زیادہ اور نفقہ ہر مہینے بین دیا جاوے اور لباس ہر چھ مہینے بین اور مستحب یہ ہے
 کہ جو آپ کماوے پہنے سو بیوی کو بھی کماوے پہناوے اور بیوی کے ایک خادم کا بھی نفقہ واجب ہے اگر
 خاوند تو نکرہ ہو اور نہیں ہی نفقہ واسطے بیوی ناشرہ یعنی نافرمان کی کہ نکل جاوے خاوند کے گھر سے
 ناحق اور بے اذن شرعی کے اور جو عورت کہ منع کرے خاوند کو اپنی پاس آنے سے اور خاوند اس کے
 گھر میں ساتھ اس کے رہتا ہی تو وہ ناشرہ ہے لیکن اگر اسکی منع کرے کہ اسکو خاوند اپنی گھر لجاوے یا گھر اس کے
 لیو بکریاں تو اس صورت میں ناشرہ نہیں ہے اور نہیں ہوتی عورت ناشرہ بسبب نکلنے کے بے اذن خاوند
 واسطو حاجت ضروری کو مانند سیکھنے مسائل ضروریہ کی اگر خاوند نہ جانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو اسکو
 سکھاوے اور مانند ملاقات یا تعزیت مان باپ کی اور لینے دینے حق کے وغیرہ کمال اور بیوی
 چھوٹی کہ وطنی اسکی ممکن نہ ہو اور یا وہ عورت کہ زمین کو لیے مجبوس ہو یا وہ عورت کہ اسکو کوئی
 غصب کر کر لے گیا یا بیغیر خاوند کے حج کو جاوے یا بیمار ہو اور اسکو نہ خاوند کو نہیں کیا ہی نفقہ ان
 سب کو تھا واجب نہیں ہوتا اور جو عورت کہ خاوند کی ساتھ حج کو جاوے اس کے لیو نفقہ ہی حضر یعنی وطن
 کا ساتھ سفر کا اور نہ کرایہ سواری کا مسئلہ خاوند پر واجب ہے کہ بیوی کو رکھو ایسے مکان میں کہ
 خالی ہو دونوں کی اہل سے مسئلہ نہ منع کرے بیوی کے مان باپ کو اس کے پاس آنے سے ملاقات
 کی ہر رخصتہ میں ایک بار اور اسی طرح اسکی بیوی اپنی مان باپ کی مان جاوے تو منع نہ کرے اسکو

جائز سے ہر غنیمت بین ایک بار اور اگر بیوی سب ایسا مان باپ کو اور محرم قرابتوں کو مان بہا یا چاہے
یا ان کو باورے اپنی مان تو منع کرے آمد و رفت ان کی سے سال بھر میں ایک بار اور بعضوں
کہا کہ ہر چھ مہینے میں اسے ملے واجب ہر نفقہ اور سکنی یعنی مکان واسطی اوس عورت کے
کہ عدت میں نہ ہو طلاق کی اور اس کی بے کہ جبری ہوئی ہو بغیر معصیت کو مانند خیار علق اور
کہ نہ واسطی اوس عورت کو کہ عدت میں ہو موت کی یا جبری ہوئی ہو بسبب گناہ کو مانند مرد
جو بجا نیکی اور بوسہ لیں، خاوند کے بیٹی کے اور مرد کو چاہی کہ اپنی بیوی کے پاس محرم کو دخل
نہیے اور ابتدا سے اسے غافل نہ رہی اور عورت کو اپنی سیاست میں رکھو اس کو مخفی بالطبع
کروئی اور اگر سے باہر نہ نکلے دی یعنی جیسے بازار میں غوام کی بیویان بولتے ہو کہ ہر طرف پر تو این والا
اویس کے ساتھ، معصیت میں شریک ہو گا اور واجب ہو دلن کو کھلاوے تو طعام ولیمہ بقدر مقدار
اپنی کے کھلاوے اور نہج علی الاطلاق کرے اگر چہ اعلان ساتھ دف کو ہو اور عورت کی کج خلقی پر
صبر کرے اور راہ کی ہر قہقیہ ان سے نہ گذر کرے اور اس کو ساتھ ہر شفقت سے گذران کرے
اور یا لکن نہ کو بیوی کا نہ چاہے کہ وہ بحسب جبلت اپنی کے فدا و ٹھاوگی اور اوپر او
شعبہ اور سنگ است کی عورت کو منع اور تادیب کرے اس طرح کہ اول ساتھ نرمی اور وعظ کے
پیش آوی اور اگر باز نہ آوی تو ڈراوی اور تنبیہ کرے اور بسبب ترک نماز اور بعضے اور امور کے کرنا
بھی جائز ہی لیکن ہتھ پر نہارے اور نہ اعضاؤں کو توڑی اگر اس سے قصہ فیصل نہ ہو دی تو ایک حکم
اپنی طرف سے اور ایک حکم بیوی کی طرف سے مقرر کرے تو صلح اور موافقت کروا دین اور اگر موافقت
نہو تو تفریق کریں اور خاوند کو چاہی کہ عورت کو کوٹھی اور دریا سے جہانکنے نہ دے اور نفقہ اور بیوی
اور عیال کے حتی المقدور اپنے تنگ نہ کرے اور افضل یہ ہے کہ جو کچھ آپ کھاوی اوس کو بھی کھلاوے
بلکہ ایک دسترخوان پر کھاوے اور بیوی کے ساتھ ہونا بھی سنت ہی بلا عذر جدا نہ ہو بیٹھے جائے

۷۰
تختہ از عہدین
سبحانہ و تعالیٰ

رسم ہو کہ بیویان گھر میں سوئی ہوں اور مرد باہر جا کر تے ہیں ساتھ سونے سے یہ بھی رسوم کفار سے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیویوں کے ساتھ سویا کرتے تھے اسکو عار جاننا بہت ہی برا ہے اور
 بیہوشی اور خیال کو احکام شرعیہ نماز اور روزہ اور حیض و نفاس کے اور آداب صحبت کی اور مانند انکی
 سکھانے اور وقت جماع کے اول ساتھ طاعت کی شروع کرے کہ اس میں خوب انسیت اور
 لذت حاصل ہوتی ہے اور بسم اللہ کہہ کر دخول کرے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کوئی تم میں سے
 ارادہ صحبت کا کرے اپنی بیوی سے تو کہے اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَعَلِ لَنَا مِنْ
 مَّا رَسَخْنَا فِيْهِ اِثْمًا اگر مقدار ہوگا درسیان اون دونوں کی فرزند اس صحبت میں تو نہیں ضرر کریگا
 یعنی نہیں گمراہ کریگا اسکو شیطان کبھی اس میں اشارہ ہی طرف خاتمہ بخیر ہونی لڑکے کے بسبب
 برکت ذواللہ کے اور رقبہ جماع مکر سے اور حیض نفاس میں بھی جماع مکر سے اور جب ایک بار
 جماع کر دوسری بار ارادہ جماع کا کرے تو چاہیے کہ پیشاب کر کر ڈرڈر ہو کر اور فرج عورت کی دھوا کر جماع
 کرے اور خانیہ میں آیا ہے کہ مضائقہ نہیں ہے اسکا کہ مرد اپنی بیوی کو ستر کو ہاتھ لگا دی یا بیوی ہی
 ستر کے ستر کو ہاتھ لگا دے تا شہوت حرکت میں آوی اور کفایتہ شعبی میں لکھا ہے کہ جس عورت کی
 دونوں راہیں ایک ہو جاوین جماع اوس سے نکڑنا چاہیے مگر کہ خاوند یقیناً جانی کہ جماع میں نہ
 واقع ہوگا اور پیدا ہونے بیٹے کے سے خوش اور پیدا ہونے بیٹی کی سے ناخوش نہ ہو بلکہ بیٹی کو تمام
 اور بیٹے سے وغیرہ کے دینے میں مقدم رکھے کہ بیٹوں کی خبر گیری اور خاطر داری کی بڑی فضیلت
 آئی ہے اور بیوی کے طلاق دینے میں جلدی نہ کرے کہ طلاق خدا کی تعالیٰ کے نزدیک بعض
 مسہات سے بھی مگر انکہ لاچار ہووے اور بستان ابواللیث میں آیا ہے کہ جس عورت نے دو خاوند
 کیوں جو گئے قیامت میں اخیر خاوند کے پاس ہی آوے بعضی علماء کہ نزدیک جسکو اختیار کریں اوس
 پاس رہیگی اور حق خاوند کا بیوی پر یہ ہے کہ ہمیشہ اوسکی اطاعت میں رہے اور حسب وقت کہ جائز ہے

بالکلیہ جماع
 منقطع ہے
 اور دوسرے
 منقطع ہے
 اوس فرزند سے
 نہ ہوتا ہے
 کہ عمارت
 ہو جائے

و طعی سے مانع نہ آوے مگر کہ مزدور شرعی ہو اور خاوند کے گھر سے بغیر رضا او سکی کے کسی کو چور نہ دے
اور عمل نفل بغیر او سکی اذن کو نہ کرے کہ مقبول نہیں اور بلا ذن او سکی باہر نکلے پر وہ میں رہے اور زیادہ
قدر حاجت سے خاوند سی طلب نہ کرے اور بیوی کے وارثوں پر لازم ہے کہ پہلی نکاح کر نیکی او سکو آداب
گذران کر نیکی ساتھ خاوند کے سکھاوین اور کموین کہ تو مرد بیگانہ کو پاس جاتی ہے اطاعت
او سکی اپنی پر لازم کرنا اور جس طرح وہ کچر رہنا اور جو کام و کلام کہ او سکو ناخوش آوی او نسو دور رہنا
یہ سائل منفی الطالب اور فتاویٰ عالمگیری اور ملحق لاجپور سے لکھے گئے ہیں خاتمہ
جانا چاہیے کہ کسی بزرگ نے اللہ رحمت کو سے اون پر اور بخشے او کو ایک خطبہ میں حدیثیں بیان
بیویوں کی نصیحت کی جس کی میں شاید کہ منظور او کو یہ ہو گا کہ وقت نکاح کر یہ حدیثیں او کو آگے پڑھ کر
سمجھاوین چونکہ اس عاجز نے دیکھا کہ حدیثیں او سکی از بس مفید ہیں خاتمہ الکتاب میں
او سکو لکھنا مناسب جانا و خطبہ یہ ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَحْمَدُ لِلَّهِ حَمْدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَتَوَكَّلُ بِهِ وَتَوَكَّلْ عَلَى عَظِيمِهِ
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ كَذَرْتَنِي تَمَّ اَوْسَى اَوْدَى اَلْكَوْبَيْنِ تَمَّ اَوْسَى اَوْدَى اَلْكَوْبَيْنِ تَمَّ اَوْسَى اَوْدَى اَلْكَوْبَيْنِ تَمَّ اَوْسَى اَوْدَى اَلْكَوْبَيْنِ
وَتَعَاذُ بِهِ مِنْ شَرِّ رَأْسِهِ نَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ
اور جو کچر کر دے اللہ پس نہیں ہدایت کرے الا او سکا کوئی اور کوئی نہیں اس کی کوئی نہیں ہر مسوول اللہ بندگی کہ سو اللہ پاک ہے وہ نہیں شکرت
وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
اور جو کچر کر دے اللہ پس نہیں ہدایت کرے الا او سکا کوئی اور کوئی نہیں اس کی کوئی نہیں ہر مسوول اللہ بندگی کہ سو اللہ پاک ہے وہ نہیں شکرت
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ
اور جو کچر کر دے اللہ پس نہیں ہدایت کرے الا او سکا کوئی اور کوئی نہیں اس کی کوئی نہیں ہر مسوول اللہ بندگی کہ سو اللہ پاک ہے وہ نہیں شکرت

فَرِنَا جَبِيماً قَدْ أَرْفَعَ أَحَدُهُمَا رُفْعَ الْآخَرِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

صلى الله عليه

جیادے ایک اون کو کہیں جسے اوشایا جاو گیا دوسرا اور فرمایا رسول خدا

وَسَلَّمَ اَنْجِيَا وَلَا يَاتِي الْاَخِيْرَةَ نَحْيَا وَخَيْرُكُمْ هُوَ وَكَفَى لِسَانِكَ فَإِنَّهُ مُلَاكٌ

مسلم نے جانیں لاتی ہر گرجی کو اور یہاں بھی تمام ہے اور روک تو زبان بستی کہ سیکو کہ تحقیق وہ اصل

الْخَيْرِ كُلِّهِ ۖ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ النَّاسُ أَدَمَ فَإِنَّ

سبب بے لایوگی فرمایا رسول خدا ﷺ علیہ وسلم نے جب صبح کرتا تو ابن آدم میں تحقیق

الْأَعْمَاءُ كُلُّهَا تَكْفُرُ اللِّسَانُ فَقُولُ اتَّقِ اللَّهَ فَبِمَا إِنْ أَخُنَّ بِكَ فِائِدٍ

ب اعضا

اسْتَقَمْتُ اسْتَقَمْنَا وَإِنْ اَعُوْجَجْتَ اَعُوْجَجْنَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدی بنگلی تو سیدی بنگلی ہم اور اگر
 میری ہوگی تو میری ہوگی ہم اور فرمایا رسول خدا صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ كَمَا يَتَكَلَّمُ بِالْبَهْمَةِ

اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آدمی اہلبیت کو کتابی نہیں دیکھا اور میں نے کچھ صفت لایا ہے

يَهْوَىٰ سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ ۖ وَأَرْضِي بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ يَرْضَىٰ اللَّهُ

یہ سچ گوارہ شہر ہے نہ کسی راہ کو آگ بین

عَنْكَ وَلَا تَمْنَمْ، مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ غَيْرَكَ عَلَيْكَ وَأَصْرِي إِلَى اللَّهِ

اور نہ آرزو کہ اوس چیز کی کہ فضیلت دی الدنہ ساتھ اوس کے خیر تو کو تجھ اور صبر کے تحقیق اللہ

مَعَ الصَّابِرِينَ ۖ وَإِذَا اسْتَعَاذَ فَأَسْتَجِبْ لَهُ بِاللَّهِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسْتَجَابُ

ساتھ ہی صبر کرنے والا ہو سکے اور جب مدد چاہے تو
 تو مدد چاہے تو ساتھ اللہ کے تحقیق اللہ ہی جو مدد چاہے

وَأَقْبَعِي وَلَا تَسْرِفِي إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۝ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اور قنا عت کر اور نہ بجا حج کر تحقیق اللہ
 سنین دوست رکستہ بجا حج کرنا لکھو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ

فان الله انما يريد ان يخرجكم من هذه الارض اجمعين ولا يهديهم الى صراط مستقيم
فان الله انما يريد ان يخرجكم من هذه الارض اجمعين ولا يهديهم الى صراط مستقيم

وَالْأَخْرَجَ مِنْهُ خُبْرًا يَقِي قُلُوبَ الَّذِينَ آمَنُوا لَعَلَّهُمْ يُفَكِّرُونَ ۚ قَالَ

رسول الله صلى الله عليه وسلم كان الدنيا تعدلني عند الله جناح بري
 رسول الله صلى الله عليه وسلم كان الدنيا تعدلني عند الله جناح بري

بَعُوْهُمَا مَّا سَلَّمُوا عَلَيْهِمَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَهُمَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَهُمَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَهُمَا

وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ فِي الْإِسْلَامِ وَأَكْبَرَهُ كَمَا يَجِبُ لِحَاكِمِهِ أَصْحَابُهُ فِي الدِّينِ فَلْيَنْظُرُوا
مُسْلِمِينَ هَذَا مَقَالَةُ بِيَدِ مَنْ تَرَكَهُ كَمَا كَانَ أَوَّلَ مَا رَأَى مِنْ بَيْتٍ بِرَأْسِهِ

یہاں خیر و صلاح کی بات ہے کہ اگر آپ کا شیخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور کوئی کلمہ یا حرف اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے لیا گیا ہے تو اس پر عمل کرنا

میں نے خبر الشجرہ کو مبین متناہیہ میں حتیٰ فیض و عطا کا لکھا ہے کہ
 روٹی جو کہ ہے دودن برابر یہاں تک کہ وفات پائی اور حالت شجرہ کہ کسا سلا کو نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی یینام ید آدم احشیہ

لَيْفٌ وَأَوَّلُ رَسُولٍ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي بَدَأَ مِنْ لَدُنْكَ
أَنْبِيَاءَ مِنْ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَأَوَّلَ رَسُولٍ مِنْ رُسُلِكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَا كَانَ لَكُمْ كَمَالُكُمْ وَلَكُلٌّ مِّنْ لَّهٗ فَاخْلُذُوا بِالْحَبِیَّتِ الذِّیْیَارِ

اور مال اور کامیابی کہ نہیں ہے مال و سکو آفرینہ میں اور اسکو جمع کرنا ہی وہ شخص نہ تیار ہے عقل و کامیابی اور ہست کہ تو دنیا کو اور

مَدِیْنَتِہٖ اِلَیَّ وَتَكُوْنُ ذٰلِكَ كُنُوْزِہُمْ ہَاہُ وَحَشِیَّتِہٖ اِلَیَّ بِاَقْصٰی مَرَاتِبِہَا

میسر مودہ تک اور ہونو صاحب خزانہ اور جاہ اور حشر کی اور ہونے تو زمانہ فتح تک

لَتَكُوْنُ فِیْہِ مِثْلُ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَشٰدِیْہِ وَاِذَا كُنْتَ مِنْہُمْ مَّوَدًّا وَوَعَدًا

تو البتہ ہوگا مانند قارون اور فرعون اور شاد کے اور جبکہ ہوں تو ایک جانور والی خدا کی اور ہونے

وَرٰحِدًا وَّمُطِیْعًا وَّرَاضِیَہٗ وَقَانِعًا وَّمُہَاکِرًا وَّعَنِیْفَةً

اور ہونے ہی کر نیوالی دنیا میں اور اطاعت کر نیوالی اور راضی ہونے والی برضا و ہوا اور قناعت کر نیوالی اور صبر کرنے والی اور ہلکے کر نیوالی اور گداز

وَمُتَّقِیۃً لَّکُنْتَ مِنْ خَدَمَةِ سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ وَمُتَّبِعًا لِّرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اور پرہیزگار تو البتہ ہوگی تو لوہیوں سردار عالموں کی موف اور ہوگی مقبولوں رب العالمین سے

فَاخْتَارِیْ اَیُّہُمْ اَوَّلٰی وَاَفْضَلُ هٰذَا لِی اللّٰہُ تَعٰلٰی اَنْ لِّیْہٗ وَلِیُّہٗ

پس اختیار کرو ان دونوں میں سے اولی اور افضل کو پس ہدایت کرو مجھ کو ہند پر جان تو یہ تحقیق اللہ اور اسکو پس

عَلِیْکَ حَقٌّ وَّطَاعَۃٌ وَبَعْدَہُمْ اَلْزَوْجُ عَلَیْکَ حَقٌّ وَّطَاعَۃٌ فَاَطِیْعِیْ

تجہ حق ہے اور اطاعت رکھنی اور بعد ان کے خاوند کا تجہ حق ہے اور اطاعت رکھنی اور بعد ان کے خاوند کا

اللّٰہُ وَرَسُوْلَہٗ فِیْ کُلِّ حَالٍ وَّاَطِیْعِیْ زَوْجَکَ مِنْ کُلِّ وَجْہٍ فِیْ کُلِّ جِلْدٍ

اللہ اور رسول اسکو کی ہر حال میں اور اطاعت کرو خاوندانہ کی ہر وجہ سے ہر وقت میں

وَ اَوَّیْنِ مَا لَمْ یَاْمُرْ بِہٖ الْاِثْمُ وَالْعَصِیَیْنِ یُوْثِقُ اللّٰہُ اَجْرًا حَسَنًا

اور ہر ساعت میں جبکہ نہ حکم کر تجھ کو ساتھ بدی اور گناہ کو دیکھا تجھ کو اللہ اجر

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ لَوْ کُنْتُ اَحْمَدًا اَنْ یُّسَجِّدَ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں حکم کرتا کیسے سجدہ کرتا

خطبہ مبارک
میں
اور
اس
میں
اور
اس
میں
اور
اس
میں

لَا حِلَّ لَكَ بِهَا حَتَّى تَصِيحَ لِرُوحِهَا وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ الْمَرْأَةَ وَزَوْجَهَا عَلَيْهَا سَاخِطُ لَعْنَتِهَا الْمَلِيكَةُ
 و سلم نے کہ جب رات گذری عورت اور خاوند اسکا و سپر غصہ ہو تو لعنت کرتی ہیں اوس عورت کو فرشتے
 حَتَّى تَصِيحَ وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْذَنَ
 صبح تک اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حلال ہے عورت کو کہ اذن دی غیر کو

فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجَهَا شَاهِدًا لِإِذْنِهِ
 انیکا خاوند کے گھر میں اگر ساتھ لندن خاوند کے اور نہیں حلال ہے عورت کو نفل روزہ رکھنا اوس مال میں کہ خاوند اسکا موجود ہو اگر
 وَلَا تَكْفُرِي الْعَشِيرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ
 اور نہ ناشکری کر خاوند کی نفی روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا گذرے رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي
 صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں پر پس فرمایا ای گروہ عورتوں کو صدقہ دو تم میں تحقیق

أُرِيكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِعَ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَكْثُرُنَّ اللَّعْنَ
 دکھایا گیا جو بڑے اکثر اہل دوزخ سے ہو پس کہا اوں عورتوں نے اور کہو اس صلی علیہ وسلم اللہ فرمایا بت کرتی ہو تم

تَكْفُرُنَّ الْعَشِيرَةَ وَاسْتَعْبَيْنَ فِي بِلَادِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الْجَمِيعَةَ عَلَيْهِ
 ناشکری کرتی ہو خاوند کی اور پناہ مانگتی رہو تو ساتھ اللہ کے شیطان راندے گئے سے کیونکہ تحقیق وہ نہیں

مُضِلُّ مُبِينٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْلِسَ لَيَضَعُ
 گمراہ کرنا اور پناہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بھٹاتا ہے

عَرْشَهُ عَلَى الْمَلِكِ تُصَيِّمُ سَرَايَاهُ يَعْتَنُونَ النَّاسَ فَأَذْنَاهُمْ مِنْهُ
 تخت پر اپنا اور پناہ کے پرستار کی کو تو کہ فتنہ میں ڈالیں اور یہ کو پس تو بہتر اومنین سے طرفہ

مَنْ لَهٗ اَعْظَمُ فَتَنَةٍ يَجْعَلُ احَدَهُمْ يَقُولُ مَكَتٌ كَذًا وَكَذَا يَقُولُ

مرتبہ میں وہی جو بڑا فتنہ انگیز ہو گا اسے ایک اور میں سے پس کتابی نہیں جوڑا میں اب اور اب میں کتابی

مَا صَنَعْتَ شَيْئًا تَهْجِيْ احَدَهُمْ يَقُوْلُ اَمَّا تَرَكْنَاهُ حَتّٰى فَرَّقْتَ بَيْنَهُ

کچھ نہیں کیا تو نے بہرہ نامی ایک اور میں سے پس کتابی نہیں جوڑا میں اب اور اب میں کتابی

وَبَيْنَ اَمْرَانِهِ فَيَنْبِئُهُ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نَعَمْ اَنْتَ فَيَكْتُمُهُ وَاَيْضًا قَالَ

اور وہ بیان عورت اور اسکی کر پس نزدیک کرنا ہی اور اسکو اپنے سر پر کرنا ہی کیا اچھا ہی تو پس گھر سے لگتا ہی اور اسکو آویزنا ہی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الشَّيْطَانَ يَخْبِرُ مِنْ اَنَاسٍ مِّنْ حَيْثُ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان ہماری ہوتا ہے انسان میں جو طبری جوڑا

الدَّمُ فَلَا تَغْفُلِي عَنْ مَكْرِهِ وَاسْتَعِيْنِي بِاللّٰهِ عَلَيْهِ وَاَيْضًا لَّعَلَّ عَلَى

خون کے فاش پس قائل رہ مکر اور اسکی سے اور مرد نامک ساتھ اللہ کے اور یہ اور یہ تیری خاندان پر بھی

حَقٌّ وَفَقَّهَ اللّٰهُ بِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلَى الْمَرْءِ

حق ہے توفیق دے اللہ تعالیٰ اور اسکو تیری حق اور اگر کئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہے مرد پر یہ کہ

اَنْ يُّحْسِنَ فِيْ طَعَامِهَا وَكِسْوَتِهَا وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ

اچھی طرح کلاوی اور پنا دے پیوی کو اور یہ بھی فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہی

خَيْرُكُمْ لَاهِلِيْهِ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لَاهِلِيْهِ وَاَيْضًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ بہتر جو واسطے اہل اپنی کے اور میں بہتر جن تم میں واسطے اہل اپنی کے اور یہ بھی فرمایا رسولی خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ

علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہی کہ بہتر جو واسطے عورتوں اپنی کے اور یہ بھی فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے

خاندان پر بھی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْلَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرَ أَقْبَلِيكَ وَخَيْرَ وَكَلَمْ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی را از شما دوست دارد خداوند او را از شما بهتر و دوست داشتنی تر کند

يُنِيَّةً وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَفَقَّاهُ السَّعْيُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ

اینها را فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود که هر کس از شما را دوست دارد خداوند او را از شما بهتر و دوست داشتنی تر کند

وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ

آوردی همی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استواری کنید با زنان را بهتر است زیرا که

خُلِقْنَ مِنْ ضَلَمٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الصُّلَمِ أَهْلُ الْفَانِ خَيْرٌ مِنْكُمْ

بندگان را که از زمین پستی است و در تحقیق بدست پستی چیز بسیدین او برکی پس از هر یک که پستی را از او

كُفْرَةٍ وَإِنْ تَرَكَتُمْ لَمْ تَمُوتُوا أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا كَذَلِكَ

تو را بگذازد او را که اگر چه پستی است تو را که پستی بدست پستی قبول کرد و او را پستی بدست پستی کی فتنه او را از او

أَنْ لِيُحْدِثَ عَلَيْكَ حَقٌّ وَأَعْبِيهِ وَأَحْسِنِي إِلَيْكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ

که تحقیق واسطه خادمان تیری که تحبیه حق می پس عایت که تو او را که پستی بدست پستی قبول کرد و او را پستی بدست پستی کی فتنه او را از او

الْمُحْسِنِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ جَعَلَهُمْ

اینها را فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ای شما را که پستی بدست پستی قبول کرد و او را پستی بدست پستی کی فتنه او را از او

اللَّهُ تَحْتَ يَدَيْكُمْ فَسَجَّلَ اللَّهُ أَخَاكَ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطِعْهُمَا يَا أُمَّ

خداوند زیر دست شما را پس شمع شمع که کیا الله بهای او را که زیر دست او را که پستی بدست پستی قبول کرد و او را پستی بدست پستی کی فتنه او را از او

وَلْيَلْبَسُوا مَا يَلْبَسُ وَلَا يُكْفَى مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُ فَإِنْ كَلَّمَهُ

او را پنداری او را که پستی بدست پستی قبول کرد و او را پستی بدست پستی کی فتنه او را از او

مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَعْنَهُ عَلَيْهِ وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ

اوس را که پستی بدست پستی قبول کرد و او را پستی بدست پستی کی فتنه او را از او

فصل
در بیان فضیلت زنان

فصل
در بیان فضیلت زنان

در بیان فضیلت زنان

در بیان فضیلت زنان

در بیان فضیلت زنان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
اور جو ایمان والے! اللہ سے ڈرو جس قدر ڈرنا چاہو تاکہ تم کامیاب ہو سکو

وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو سکو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
اور جو ایمان والے! اللہ سے ڈرو جس قدر ڈرنا چاہو تاکہ تم کامیاب ہو سکو

وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو سکو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
اور جو ایمان والے! اللہ سے ڈرو جس قدر ڈرنا چاہو تاکہ تم کامیاب ہو سکو

وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو سکو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
اور جو ایمان والے! اللہ سے ڈرو جس قدر ڈرنا چاہو تاکہ تم کامیاب ہو سکو

خَاتَمَةُ الْكُتُبِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي هدانا لهذا هذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

تقدیر اللہ تعالیٰ کی ہے جو ہم کو اس کتاب کی طرف رہنمائی فرمایا ہے جو ہم کو ہدایت دے گا
میں نے اس کتاب کو لکھ کر اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو ہم کو ہدایت دے گا

میں نے اس کتاب کو لکھ کر اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو ہم کو ہدایت دے گا

